نمبر ۸۲۵ رجسٹرڈ ایل

تار کا پتہ الفضل قادیان

إن الفضل بيد الله يؤتيه من يشاء — عسى أن يبعثك ربك مقاما محمودا

غلام احمد قادیانی

THE ALFAZL
QADIAN

الفضل

قادیان

اخبار ہفتہ میں دو بار فی پرچہ ایک آنہ

ایڈیٹر غلام نبی

قیمت سالانہ پیشگی — ششماہی — سہ ماہی

جماعت احمدیہ کا مسلمہ آرگن جسے (سنہ ۱۹۱۳ء میں) حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ نے اپنی ادارت میں جاری فرمایا

نمبر ۱۰۴ | مورخہ ۲۳ اپریل سنہ ۱۹۲۶ء | یوم جمعہ | مطابق ۱۰ شوال سنہ ۱۳۴۴ھ | جلد ۱۳

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ کی صحت خدا کے فضل و کرم سے اچھی ہے۔ اور حضور امور دینیہ کی سرانجام دہی میں مصروف ہیں۔

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے چند دن کے لئے لاہور تشریف لے گئے ہیں ؛

اس دفعہ ٹورنامنٹ کے لئے سکولوں اور دفاتر میں چھٹیاں نہیں ہوں گی۔ بلکہ یہ طریق رکھا گیا ہے کہ ہر روز ایک آدھ میچ ہوا کرے۔ اس طرح کام میں بھی حرج نہ ہوگا۔ اور کھیلیں بھی باطمینان کھیلی جاسکینگی۔ ٹورنامنٹ ۲۳ اپریل سے شروع ہوگا۔ اور ۸ مئی تک جاری رہیگا۔

امریکن احمدیہ مشن نیوز
نومسلمین کی جماعت میں اضافہ

برادر محمد یوسف خان صاحب انچارج احمدیہ مشن امریکہ جس تن دہی اور سرگرمی کے ساتھ تبلیغ کا کام کر رہے ہیں۔ اس کا اندازہ ان کی تازہ رپورٹ سے لگایا جاسکتا تھا۔ وہ نہ صرف خدا کے فضل سے پہلے نومسلموں کی تعلیم و تربیت میں مصروف ہیں۔ بلکہ نئے لوگوں کو بھی اسلام کے جھنڈے کے نیچے لانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ ان کو اس میں بہت بڑی کامیابی عطا فرما رہا ہے۔ احباب سے ہم اپنے ان مجاہد بھائی کی کامیابی کے لئے خاص طور پر دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ اور انہیں کامیابی پر مبارکباد کہتے ہیں۔ ان کا تازہ خط حسب ذیل ہے :-

۲۹ نئی سعید روحیں گذشتہ ڈیڑھ ماہ کے عرصہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل اور میرے آقا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی دعاؤں کی برکت سے ۲۹ نئی روحوں نے عیسائیت کو چھوڑ کر اسلام قبول کیا ہے۔ احباب سے درخواست کی جاتی ہے کہ وہ ان نومسلمین کے لئے دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ انہیں صراط مستقیم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور ان کا وجود اسلام کے لئے موجب برکت کرے ؛

عیسائیت نے اسی وقت تک مخلوق الٰہی کو راہ راست سے دور رکھا ہوا تھا۔ جب تک اسے اسلام سے مقابلہ نہیں پڑا۔ مگر جونہی اسلامی پہلوان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میدان میں نکلے۔ اسوقت سے عیسائیت کے لئے ہر جگہ پر ماتم ہی ماتم ہے۔ جیسے نور و ظلمت ایک جگہ اکٹھے نہیں ہو سکتے ویسے ہی ایک احمدی کے مقابلہ میں عیسائی بھی نہیں ٹھہر سکتا۔ اور اب وہ وقت آگیا ہے۔ کہ اسلام کو دنیا کے کناروں تک پہنچایا جائے۔ حضرت مسیح موعودؑ کی بعثت عیسائیت کے زوال کی نشانی تھی۔ اور حضرت فضل عمر کا زمانہ عیسائیت کی نیستی اور ماتم کا زمانہ ہے۔ ہر جگہ عیسائی مشنری کے خلاف آواز اٹھ رہی ہے۔ قصہ مختصر اب عیسائیت کی گھڑی پوری ہو چکی ہے۔

اور اسلام کے لئے خود بخود راہیں کھل رہی ہیں۔ ۲۹ اصحاب میں سے ۱۳ شہر شکاگو میں اسلام لائے۔ ۹ شہر فلاڈلفیا میں۔ ۲ نیویارک میں اور ۵ شہر انڈیانو پلس میں۔ جن کے اسلامی نام معہ عیسائی ناموں کے حسب ذیل ہیں:-

نمبر شمار	عیسائی نام		اسلامی نام
(۱)	مسٹر اڈالفس	آف لکھنؤ	شیخ عبدالمجید
(۲)	مسٹر سمول	شکاگو	شمس الدین
(۳)	مسٹر دائس	"	عالم دین
(۴)	مسنز دائس	"	نعمت دین
(۵)	مسٹر سمتھ	"	محمد اکبر
(۶)	مسنز ریشم	"	راحت
(۷)	مسٹر بورنز	"	حکمت الٰہی
(۸)	مسنز انڈرسن	"	زینت اللہ
(۹)	مسنز جیکسن	"	خدیجہ
(۱۰)	مسٹر کلارک	"	فضل الرحمٰن
(۱۱)	مس گڈ	"	اُلفت
(۱۲)	مس لوگن	"	فاطمہ
(۱۳)	مسٹر ڈایو	نیویارک	یوسف
(۱۴)	مسٹر الویرو	"	محبوب احمد
(۱۵)	مسٹر ٹیلہ	"	عبدالغفار
(۱۶)	مسٹر وارڈ سینیر	فلاڈلفیا	عنایت محمد
(۱۷)	مسٹر وارڈ جونیر	"	عنایت احمد
(۱۸)	مس ایلیکم وارڈ	"	اُلفت
(۱۹)	مس ڈارتھی وارڈ	"	بشریٰ
(۲۰)	مسٹر البرٹ وارڈ	"	فاضل
(۲۱)	مس روتھ وارڈ	"	زینب
(۲۲)	مسٹر ایسٹر وارڈ	"	فاتح
(۲۳)	مس ایویل وارڈ	"	رحمت
(۲۴)	مسٹر ہرمن وارڈ	"	مبشر
(۲۵)	مسٹر ڈیم -	انڈیانو پلس	عبدالرسول
(۲۶)	مسٹر برینڈلن	" "	خصیم
(۲۷)	مسٹر ایلگزنڈر	" "	عبداللہ
(۲۸)	مسٹر سمتھ	" "	شہاب
(۲۹)	مسٹر جوزف	" "	ابوہریرہ

شیخ کرم الٰہی صاحب آف انڈیانو پلس تحریر فرماتے ہیں۔ یہاں کی جماعت کی تعداد ۱۷ ہو گئی ہے۔ اور میں تمام نومسلمین کو اپنی سمجھ کے مطابق تمام اسلامی عقائد بتاتا ہوں۔ اور انہیں تاکید کرتا ہوں کہ اگر خدا تعالیٰ کے انعام کے وارث بننا چاہتے ہیں۔ تو پنج وقتی نماز روزانہ ادا کریں۔ کیونکہ نماز ہی مسلم اور غیر مسلم کے درمیان امتیاز پیدا کرتی ہے۔ اور یہی ایک ذریعہ ہے۔ جس سے ان میں اتحاد و اُلفت پیدا ہو سکتی ہے۔ اور یہ کہ ہر اتوار کو باقاعدہ جلسہ ہوتا ہے۔ جس میں سب نومسلمین شامل ہوتے ہیں۔

مسز امۃ السبحان آف انڈیانو پلس تحریر فرماتی ہیں کہ جس دن سے میں نے پانچوں نمازیں ادا کرنی شروع کی ہیں۔ اس دن سے میں ایک خاص اطمینان قلب اور راحت الٰہی پاتی ہوں۔ اور یہ سب کرم الٰہی صاحب کی جد و جہد کا نتیجہ ہے ؎

شیخ عبدالمجید صاحب

یہ صاحب اینگلو انڈین ہیں اور دراصل لکھنؤ کے رہنے والے ہیں۔ لکھنؤ سے گریجوایٹ ہو کر یہاں روزگار کی تلاش میں آئے اور آج کل یہاں ایک ریلوے کمپنی میں ٹکنیکل انجینئر ہیں۔ جناب مولوی محمد دین صاحب کے زمانہ میں زیر تبلیغ تھے۔ انہوں نے ہمارے لٹریچر کا مطالعہ کیا ہے۔ اور "احمدیت" جو کہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی تازہ تصنیف ہے۔ اسے تین بار پڑھا ہے۔ اور قریباً پانچ ماہ کے باقاعدہ لیکچر سننے کے بعد گذشتہ رات اسلام قبول کیا۔ ان کے دل میں اسلامی تبلیغ کے لئے بہت تڑپ ہے۔ فرماتے ہیں۔ میں جب ہندوستان گیا اور خدا نے مجھے علم دیا۔ تو میں اینگلو انڈینز میں تبلیغ کروں گا۔ نیز فرماتے ہیں۔ آئندہ کرسمس کے موقعہ پر میں اپنے والد صاحب کو ایک کتاب "احمدیت" بطور تحفہ ارسال کروں گا۔ کیونکہ اس میں اسلام کا صحیح صحیح نقشہ کھینچا گیا ہے۔ اور اس سے بہتر اور کوئی تحفہ نہیں ہو سکتا۔ نیز انہوں نے تین ڈالر ماہوار چندہ دینے کا وعدہ کیا ہے ؎

امریکن مسلم پبلشنگ سوسائٹی

اس نام سے عاجز نے اور برادرم رحمٰن نے ملکر ایک انجمن بنائی ہے۔ اور آج تک اس کے ۲۹ ممبر ہو گئے ہیں۔ ہر ایک ممبر نے اس فنڈ میں ۲ ڈالر ماہوار چندہ دینے کا وعدہ کیا ہے۔ اس کے مقاصد یہ ہیں۔ اوّل اسلامی لٹریچر چھپوایا جائے۔ دوم اشتہارات کا خرچ برداشت کیا جائے۔ سوم۔ غیر مسلموں کو اسلام کی طرف دعوت دی جائے۔ چہارم۔ جب سرمایہ کافی ہو جائے تو "مسلم سن رائز" جاری کیا جائے۔ اس سوسائٹی کو امریکن قانون کے مطابق incoporated کیا جاویگا۔ اور تمام امریکہ کے نومسلموں کو اس میں شامل ہونے کے لئے تحریک کی جائیگی ؎

مسیح محمدی کا پیغام دو ہزار کے مجمع میں

عاجز گذشتہ چھ ہفتہ سے ہر اتوار کو ایک بہت بڑے ہال میں اس غرض سے جاتا تھا کہ وہاں لیکچر دینے کا موقعہ ملے۔ اور ہر اتوار کو اس موقعہ کے لئے وہاں تین گھنٹہ بیٹھتا اس تمنا سے کہ شاید مراد بر آئے۔ مگر چھ ہفتہ تک کوئی کامیابی نصیب نہ ہوئی تاہم میں نے ہمت نہ ہاری۔ اور ہال میں باقاعدہ جاتا رہا۔ آخر وقت آیا کہ خدا نے میری خواہش پوری کی۔ اور گذشتہ اتوار کو جلسہ کے صدر مسٹر دالس نے مجھے صرف پانچ منٹ بولنے کی اجازت دی۔ پانچ منٹ میں لیکچر کیا ہونا تھا ہاں پیغام الٰہی دیا گیا۔ اور کہا گیا۔ کہ جس مسیح کے انتظار میں تم لوگ ہو۔ وہ آگیا ہے۔ اگر بپتسمہ لینا چاہتے ہو۔ تو مسجد میں آؤ جس کا پتہ انہیں بتایا گیا۔ لیکچر کے اختتام پر میں اور برادرم محمد اکبر صاحب دروازہ پر کھڑے ہو گئے۔ اور اپنے کارڈ تقسیم کئے۔ بعض لوگوں نے سوالات کئے۔ جنھیں جواب دیئے۔ اور بعض نے مسجد میں آنے کا وعدہ کیا۔ اس کے علاوہ ہر اتوار کی رات کو باہر کسی نہ کسی ہال میں عاجز کا لیکچر اسلام پر ہوتا ہے۔ مسجد میں اب تمام نمازیوں کے لئے جگہ نہیں ہو سکتی۔ جس کے انتظام کے لئے کوئی تجویز کر رہے ہیں۔ امید ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ جلد تر کوئی احسن انتظام کر دیگا ؎

تبلیغی دورے اور آئندہ کا پروگرام

بیس شہروں سے لیکچروں کی دعوتیں آئی ہوئی ہیں۔ مگر موسم خراب ہے۔ اس لئے باہر جانا مشکل ہے۔ سردی ختم ہونے پر ہم نے اپنی طاقت کے لحاظ سے ایک زبردست Campaign کرنا ہے۔ اور قریب کے شہروں میں دورہ کرنے کے لئے ایک موٹر گاڑی کے خریدنے کی تجویز کر رہے ہیں۔ اور خدا کے فضل سے بڑی کامیابی کی امید ہے۔

خاکسار محمد یوسف خان احمدی مسلم مبلغ شکاگو۔ ۱۱/۲/۲۶

سکھ اور مسلمان

جناب شیخ محمد یوسف صاحب ایڈیٹر نور نے اپنا وہ مفید اور دلچسپ لیکچر جو انہوں نے جماعت احمدیہ کے گذشتہ سالانہ جلسہ پر سکھ ازم کے متعلق دیا تھا۔ اور جو الفضل میں مفصل طور پر شائع ہو چکا ہے۔ عمدہ لکھائی چھپائی اور اعلیٰ کاغذ پر بطور ٹریکٹ شائع کیا ہے۔ سکھوں میں تبلیغ کا بہترین ذریعہ ہے۔ احباب مندرجہ بالا پتہ سے منگائیں۔ قیمت فی کاپی ۶/

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

قادیان دار الامان - ۲۳ر اپریل ۱۹۲۶ء

"زمیندار" کے مسلک پر سلطان ابن سعود کی ضرب

مولوی ظفر علی صاحب کے حجاز جا کر سلطان ابن سعود کے دست کرم سے زیر بار احسان ہونے پر ان کے اخبار "زمیندار" نے سلطان موصوف کی سب سے بڑی خدمت یہ سمجھی تھی۔ کہ تمام دنیا کے مسلمانوں کی ایک مجلس منعقد کرکے معاملات حجاز کے متعلق غور و خوض کرنے کا جو اعلان وہ کر چکے ہیں۔ اسے ناممکن العمل بتا کر بظاہر ملتوی۔ لیکن درباطن ہمیشہ کے لئے منسوخ کرا دیں۔ لیکن جس طرح ہمیشہ مولوی صاحب خود اور ان کا اخبار اپنے ذاتی اغراض و مقاصد کو مدنظر رکھ کر کسی امر کی حمایت اور تائید میں زمین و آسمان کے قلابے ملانے کے بعد منہ کی کھایا کرتا اور اپنے لئے سامان ندامت و شرمندگی پیدا کر لیتا ہے۔ اسی طرح اس معاملہ کے متعلق بھی ہوا ہے۔

"زمیندار" نے سلطان ابن سعود کی حمایت کے جوش میں جہاں اس قسم کی مجلس کی ضرورت کا قطعاً انکار کرتے ہوئے یہ لکھا:۔

"یہ ان (سلطان ابن سعود) کی دریا دلی اور حق پرستی ہے۔ کہ وہ حجاز کے اندرونی انتظامات کے لئے دنیائے اسلام سے مشورہ لینا چاہتے ہیں۔ ورنہ حقیقت یہ ہے۔ کہ اس کی بھی کوئی ضرورت نہیں۔ ترکان آل عثمان نے کبھی معاملات حجاز کے تصفیہ کے لئے دنیائے اسلام کو دعوت نہ دی تھی۔"

(زمیندار ۶ر جنوری ۱۹۲۶ء)

وہاں مسلمانوں کو یہ بھی بتایا کہ:۔

"یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ مؤتمر اسلامی کوئی بڑھیا کا سوت نہیں کہ کاتا اور لے دوڑی۔ ساری دنیائے اسلام کا نظام، قیام خلافت و حرمت جزیرۃ العرب اور دیگر مقاصد عالیہ اسلامیہ جیسے اہم اور وسیع فرائض کا بار مؤتمر کے کندھوں پر ہے۔ لہٰذا اسکے انعقاد میں عجلت سے کام لینا ہرگز قرین دانشمندی نہیں۔ آثار و قرائن سے صاف معلوم ہو رہا ہے۔ کہ مسلمانان عالم فی الحال اس کے انعقاد کی طرف متوجہ بھی نہیں ہیں۔ سلطان ابن سعود دو تین دفعہ مؤتمر کی دعوت دے چکے ہیں۔ لیکن کوئی اسلامی ملک ٹس سے مس نہیں ہوتا۔ ہمارے نزدیک مؤتمر کا انعقاد اس وقت ہونا چاہیئے۔ جب ساری دنیائے اسلام کے ممالک اس کی ضرورت کو محسوس کرنے لگیں اور ہر ملک اتفاق آراء سے اپنے صحیح اور با اختیار نمائندے مکہ معظمہ میں بھیج سکے۔ سب سے پہلی تدبیر یہ ہے کہ انعقاد مؤتمر کے لئے آج سے کم از کم دو سال بعد کی تاریخ مقرر کی جائے۔ اور اس دو سال کی مدت میں ہر اسلامی ملک اپنے اپنے ہاں کے مسلمانوں کو اس کی ضرورت کا احساس دلانے کے لئے نہایت وسیع پروپیگنڈا کرے۔ مختلف ملکوں میں مثلاً ہندوستان افغانستان۔ ایران۔ مصر۔ ٹرکی وغیرہم کے وفود ایک دوسرے کے ملک میں جا کر باہم مبادلہ خیالات کریں۔ اور تمام مسائل زیر بحث پر مفاہمہ و مذاکرہ کرکے قطعی تجاویز کے مسودے تیار کریں۔ اس کے بعد اگر مغربی طاقتیں انعقاد مؤتمر میں سد راہ نہ ہوں۔ اور اتحاد اسلام کے کام میں روڑے نہ اٹکائیں۔ تو وقت مقررہ پر تمام دنیائے اسلام کے نمائندے جمع ہوں۔ اور دوسرے مسائل کے علاوہ خلافت مقدسہ اسلامیہ کا بھی فیصلہ ہی کرکے اٹھیں۔ اس قسم کی بین المللی مؤتمر اسلامی اس قدر عظیم الشان چیز ہے کہ ساری تاریخ اسلام میں اپنی مثال نہیں رکھتی۔ لیکن مسلمانوں کی حماقت ملاحظہ ہو۔ کہ وہ نہایت سہولت کے ساتھ مؤتمر کا ذکر کر دیتے ہیں۔ اور سمجھ لیتے ہیں۔ کہ اب کے حج پر بہت سے مسلمان جمع ہو جائیں گے۔ تو وہیں جھٹ پٹ مؤتمر بھی منعقد کر لی جائے گی۔ بسوخت عقل زحیرت کہ ایں چہ بوالعجبیست"

(زمیندار ۱۶ر جنوری ۱۹۲۶ء)

ان الفاظ سے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ "زمیندار" نے بڑے غور و فکر اور بے حد تلاش و تجسس سے مؤتمر کے متعلق ایسی شرائط لگائیں۔ جو کبھی پوری ہی نہ ہو سکیں۔ کیونکہ اس کے نزدیک سلطان ابن سعود کے نمک کا حق اسی طرح ادا ہو سکتا تھا۔ کہ مؤتمر کے انعقاد کا خیال مسلمانوں کے دلوں سے نکال دیا جائے اس وجہ سے یہ کہا گیا۔ کہ جب تک ساری دنیائے اسلام کے ممالک مؤتمر کی ضرورت محسوس نہ کر لیں۔ اسوقت تک منعقد نہ ہونی چاہیئے۔ اور جب ضرورت کا احساس پیدا ہو جائے تو ضروری ہو گا۔ کہ ہر ملک اتفاق آراء سے اپنے صحیح اور با اختیار نمائندے بھیجے۔ اگر کسی نمائندہ کے متعلق سارے ملک میں سے ایک بھی رائے خلاف ہو گی۔ تو اسے منظور نہ کیا جائے گا۔ ان باتوں کے لئے تمام اسلامی ممالک میں وسیع پروپیگنڈا کیا جائے۔ مختلف ملکوں کے وفود ایک دوسرے ملک میں جا کر مبادلہ خیالات کریں۔ اور قطعی تجاویز کے مسودے تیار کریں۔

صاف ظاہر ہے۔ کہ ان سب شرائط کے ناممکن الوقوع ہونے کی وجہ سے نہ نو من تیل ہو گا۔ نہ رادھا ناچیگی کی مثال صادق آتی ہے۔ لیکن "زمیندار" کو اس پر بھی خدشہ پیدا ہوا۔ کہ ممکن ہے مسلمان ان شرائط کو پورا کر لیں۔ اگر ایسا ہوا۔ تو پھر کیا ہو گا۔ اس کے لئے اسے مغربی حکومتوں کو اکسانے کی ضرورت پیش آئی۔ اور اپنی طرف سے ان کے منہ میں یہ لقمہ ڈالا گیا کہ "ساری دنیائے اسلام کے ممالک کے" مسلمانوں کے "اتفاق آراء" سے منتخب شدہ "صحیح اور با اختیار نمائندے" "اتحاد اسلام کا کام کرنے لگے ہیں۔ کیا اسوقت تم خوش بیٹھے رہو گے "انعقاد مؤتمر میں سد راہ نہ ہو گے۔ اور "اتحاد کے کام میں روڑے نہ اٹکاؤ گے" یعنی تمہیں ایسا کرنا چاہیئے۔

پھر اگر باوجود "مغربی طاقتوں" کو "زمیندار" کے بروقت یاد دلا دینے اور نہایت مفید مطلب بات سمجھا دینے کے بھی وہ بے حس و حرکت پڑی رہیں۔ یعنی نہ تو خود تمام دنیا کے مسلمانوں کی مؤتمر کے سد راہ ہوں۔ اور نہ کوئی روڑا اٹکائیں۔ تو پھر "وقت مقررہ پر تمام دنیائے اسلام کے نمائندے جمع ہو سکتے ہیں" کیا کبھی ممکن ہے۔ کہ ان شرائط کے ماتحت اور ان قیود کی پابندی میں جو "زمیندار" نے مؤتمر کے متعلق لگائی ہیں۔ مؤتمر منعقد ہو سکے۔ قطعاً نہیں۔ اور زمیندار کی غرض و غایت بھی اس دردسری سے یہی تھی۔ پھر یہ بات تو "زمیندار" نے کبھی نہیں سمجھا تھا۔ کہ سال حال کے حج کے ایام میں اس قسم کی مؤتمر منعقد کی جائے۔ اسے "زمیندار" اپنے خشمگیں لہجہ میں "مسلمانوں کی حمایت" قرار دے چکا تھا۔ لیکن خدا کی شان اس تگ و دو کا نتیجہ زمیندار کے لئے سوائے ندامت اور شرمندگی کے کچھ نہ نکلا۔ اور جس شخص کی خاطر اس نے یہ سب کچھ کیا تھا۔ خود اسی نے اس کے کئے کرائے پر پانی پھیر دیا یعنی سلطان ابن سعود نے بغیر ان شرائط کے پورا ہونے کا انتظار کرنے کے جو "زمیندار" نے مؤتمر کے متعلق لگائی تھیں۔ تمام دنیا کے مسلمانوں کو دعوت دے دی ہے۔ کہ وہ مؤتمر میں شریک ہوں۔ اور یہ مؤتمر منعقد بھی اسی سال کے ایام حج میں ہو گی۔

اب یہ مؤتمر منعقد ہو یا نہ ہو۔ تمام دنیا کے مسلمان اس میں شریک ہوں یا نہ ہوں۔ وہاں کوئی امر طے ہو سکے یا نہ ہو سکے۔ لیکن اس سے یہ تو ثابت ہو گیا۔ کہ "زمیندار" نے اس بارے میں جو مسلک اختیار کیا تھا۔ اور جسے اس نے بخیال خویش سلطان ابن سعود کی بہت بڑی حمایت سمجھا تھا۔

اور جس کی خاطر اس نے عجیب عجیب دلائل ایجاد کئے تھے اسے خود سلطان ابن سعود نے بھی قابل التفات نہ سمجھا۔ بلکہ اس کے قطعاً خلاف عمل کو ضروری اور مناسب قرار دیا +

ایک ایسے اخبار اور اس کے ایسے مالک کے لئے جس نے ذاتی اغراض کی پٹی آنکھوں پر باندھ کر بارہا اس قسم کی ذلت اور رسوائی کا مزا چکھا ہو۔ یہ کوئی نئی بات نہیں ہے لیکن اس سے یہ تو ظاہر ہے۔ کہ مولانا محمد علی نے "زمیندار" کو "گھار کا کتا" قرار دیتے ہوئے جو مثال بیان کی تھی۔ وہ اس پر پوری پوری چسپاں ہوتی ہے +

گورو کل کے برہمچاریوں کو ڈنڈا بازی کی تعلیم

گورو کل کے تازہ سالانہ جلسہ پر ان لڑکوں کو جنہیں "برہمچاری" کے طور پر داخل کیا گیا۔ جو "اپدیش" گرو کل کے اچاریہ پروفیسر رام دیوجی نے دیا۔ وہ یہ تھا:۔

"یہ ڈنڈا تمہیں اس لئے دیا گیا ہے۔ کہ تم وید کی رکھشا کروگے۔ اپنے پرانوں کی رکھشا کروگے۔ جب تم جنگل میں جاؤگے۔ یدی کوئی جنگل میں ہنسک پشو تم پر آکرمن کرے تو تم اس ڈنڈے سے اس کو مارو گے۔ وہ برہمچاری نہیں۔ جو ہنسک پشو سے ڈرتا ہے۔ یدی کوئی دشٹ منش تم کو برہمچریہ دھرم کے پرتکول یا وید کے پرتکول کچھ کرنے کو کہے۔ تو تم اس ڈنڈے سے اس کا سر پھوڑ دوگے"

(پرکاش ۱۱ اپریل)

یہ ڈنڈا بازی کی تعلیم آریہ سماج کو مبارک ہو۔ لیکن سوال یہ ہے۔ کہ وید کے خلاف کوئی بات کہنے والے کا ڈنڈے سے سر پھوڑنا کہاں کی شرافت اور انسانیت ہے۔ اگر وید اپنے اندر خوبی اور صداقت رکھتا ہے۔ تو اسے پیش کرنا چاہیئے۔ اور اس کے خلاف کوئی بات کہنے والے کو وید کی سچائی کا قائل کرنا چاہیئے۔ نہ کہ اس کے جواب میں ڈنڈا لیکر کھڑا ہو جانا اور اس کا سر توڑ دینا چاہیئے +

معلوم ہوتا ہے۔ گرو کل میں جہاں وید پڑھانے کا خاص انتظام ہوتا ہے۔ ڈنڈا بازی کی تعلیم اس وجہ سے دینے کی ضرورت محسوس کی گئی ہے۔ کہ ویدک تعلیم پر جو اعتراض وارد ہوتے ہیں۔ ان کا آریوں کے پاس کوئی جواب نہیں ہے۔ اور نہ ویدوں کی تعلیم اس قابل ہے۔ کہ دلائل کے ساتھ کسی کو اس کا قائل کر سکیں۔ لیکن کیا میدان دلائل سے بھاگ کر ڈنڈے کا سہارا لینے والے آریوں کو یہ معلوم نہیں۔ کہ اسی دنیا میں اینٹ کا جواب پتھر سے دینے والے بھی موجود ہوتے ہیں۔ اگر آریہ وید کے خلاف کوئی بات کہنے والے کا سر ڈنڈے سے پھوڑنے کا قصد کریں گے۔ تو ان کے اپنے سر بھی ثابت نہ رہیں گے۔ دیگر مذاہب کے متعلق تو ہم کچھ نہیں کہہ سکتے۔ البتہ اسلام کی یہ تعلیم سنائے دیتے ہیں۔ کہ جزاؤ سیئۃ سیئۃ مثلہا

خلافت کمیٹی کو وفد حجاز کے متعلق تلخ تجربہ

سلطان ابن سعود کی دعوت پر خلافت کمیٹی کو اپنا ایک اور وفد حجاز میں بھیجنے کا مشورہ دیتا ہوا معاصر ہمدرد (۱۲ اپریل) لکھتا ہے:۔

"یہ پہلی مرتبہ جو ایک موقعہ ملا ہے۔ کہ مختلف ممالک کے مسلمان ملکر تبادلہ خیالات کریں۔ اس سے پورا پورا فائدہ اٹھایا جائے اور ایک اچھی معقول تعداد میں اس ناقص مؤتمر کیلئے بھی نمائندے جانے چاہئیں۔ تاکہ وہ نہ صرف انہی مسائل کے متعلق مسلمانان ہند کی رائے اور مسلک کا اظہار کریں۔ جو حجاز کے امن و اصلاح سے متعلق پیش ہونگے۔ بلکہ تشکیل حکومت کے مسئلہ پر بھی پوری وضاحت کے ساتھ خلافت کمیٹی اور مسلمانان ہند کے مسلک حقہ کو بالمشافہ سلطان کے سامنے آخری مرتبہ پیش کردیں۔ جو مولانا ظفر علی خانصاحب کی خلاف ورزی ہدایات خلافت کمیٹی کی وجہ سے پیش نہیں ہو سکا۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ سلطان کو معلوم ہو جانا چاہیئے۔ کہ ان کا اعلان ملوکیت کس نظر سے دیکھا گیا ہے۔ اور اس کے نتائج کیا نکلیں گے۔ اور اس کے لئے ایسے نمائندوں کا انتخاب ضروری ہے۔ جو دیانتدار ہوں اور خلافت کمیٹی کے طے کردہ مسلک ہی کو وضاحت کے ساتھ مدلل طریقہ پر پیش کریں۔ یہ نہ ہو۔ کہ وہاں جاکر ذاتی رائے اور ذاتی خیالات کو ظاہر کرنا شروع کردیں نمائندگان کا فرض ہوگا۔ کہ وہ ایک ایسے معاہدہ پر دستخط کریں۔ کہ خلافت کمیٹی کی تجویز کردہ پالیسی اور مسلک سے سرمو تجاوز و انحراف نہ کریں گے"

بلاشبہ مولوی ظفر علی صاحب کے اس مسلک نے۔ جو اونہوں نے وفد خلافت کا صدر رہتے ہوئے حجاز میں اختیار کیا۔ اس امر کی ضرورت پیدا کردی ہے۔ کہ نمائندگان کے انتخاب میں خلافت کمیٹی کو زیادہ احتیاط کرنی چاہیئے۔ لیکن جب خلافت کمیٹی باوجود یہ بات ثابت ہو جانے کے کہ مولوی ظفر علی صاحب نے خلافت کمیٹی کی ہدایات کی خلاف ورزی کی۔ اور وہاں جاکر ذاتی رائے اور ذاتی خیالات کو ظاہر کرنا شروع کردیا ان سے اتنا بھی نہ پوچھ سکی۔ کہ تمہارے منہ میں کے دانت ہیں۔ اور ان کے خلاف ایک لفظ بھی زبان سے نہ نکال سکی۔ تو اور نمائندوں کو وہ کس طرح اپنے مسلک سے سرمو تجاوز و انحراف نہ کرنے کے لئے پابند کر سکے گی۔ اگر وہ اس قسم کے معاہدہ پر دستخط کرنے کے باوجود اسے ردی کاغذ کا ایک پرزہ قرار دیدیں۔ تو خلافت کمیٹی انہیں اس کی پابندی کے لئے کس طرح مجبور کر سکے گی +

دراصل خلافت کمیٹی نے مولوی ظفر علی صاحب کے معاملہ میں جان بوجھکر جس تساہل اور لاپرواہی سے کام لیا ہے۔ اس سے آئندہ کے لئے اپنی ہدایات کی بہت سی خلاف ورزیوں کیلئے دروازہ کھول دیا ہے۔ اور اپنے عجز کا اقرار کرکے اس امر کی لوگوں کو جرأت دلادی ہے +

سمجھ میں نہ آنے والی بات،

معاصر ہمدرد (۹ اپریل) مندرجہ بالا عنوان کے ماتحت لکھتا ہے:۔

"ریاضی کے پیچیدہ سے پیچیدہ سوال۔ اقلیدس کی بعید از فہم شکل فلسفہ کے دقیق مسائل، ورڈسورتھ اور ملٹن کے فاضلانہ اقوال سب سمجھ میں آجاتے ہیں۔ مگر نہیں سمجھ آتا تو انگریزی قانون۔ ابھی چند ہی سال کی بات ہے۔ کہ تحریک خلافت کے آغاز کے وقت علما اور دیگر مسلم لیڈروں نے کلام مجید کی ایک آیت کا مطلب لوگوں کو سمجھایا تھا۔ اور ہندوستانی فوجوں کے مسلمان سپاہیوں سے یہ کہنے کی کوشش کی تھی۔ کہ اگر کوئی مسلمان کسی مسلمان کو قصداً بلاعذر شرعی قتل کردے۔ تو وہ کافر ہو جاتا ہے۔ یہ کسی عالم کی بنائی ہوئی عبارت نہیں۔ کوئی حدیث نہیں ہے۔ جس کے متعلق ضعیف اور قوی اور مستند اور غیر مستند کی بحث نکل سکے۔ بلکہ خدائے پاک کا کلام ہے۔ جو تیرہ سو برس سے بلاکسی قسم کی تحریف کے اسی طرح چلا آرہا ہے اور اسی طرح رہے گا۔ مگر حکومت ہند نے ملزمان کراچی پر اسی بناء پر مقدمہ چلایا۔ اور فاضل جج نے مسلمانوں کو اس قصور پر سزائیں دیں۔ کہ وہ مذہب اسلام کے ایک حکم کی تشریح اور تبلیغ کیوں کر رہے ہیں"

ان سطور سے ظاہر ہے۔ کہ معاصر ہمدرد کے نزدیک تو سمجھ میں نہ آنے والی بات انگریزی قانون ہے۔ لیکن ہماری سمجھ میں نہ آنیوالی بات وہی ہے جسے ہمدرد نے بطور مثال پیش کیا ہے۔ اگر حکومت ہند نے ملزمان کراچی پر اسی بنا پر مقدمہ چلایا تھا۔ جو کسی عالم کی بنائی ہوئی عبارت نہیں۔ اور نہ کوئی حدیث ہے۔ بلکہ خدائے پاک کا کلام ہے۔ جو تیرہ سو برس سے بلاکسی قسم کی تحریف کے اسی طرح چلا آرہا ہے۔ اور اسی طرح رہیگا۔ تو پھر کیا وجہ ہے کہ کراچی کے مقدمہ کے بعد علما اور دیگر مسلم لیڈروں نے "اسے حوالہ طاق نسیان کر دیا۔ اور اب بھولے سے بھی اس کا ذکر نہیں کیا جاتا۔ اگر فی الواقعہ اسلام کی یہی تعلیم ہے۔ اور خدائے پاک کا کلام یہی کہتا ہے۔ جو ملزمان کراچی نے کہا۔ تو پھر سمجھ میں نہیں آتا۔ اس تعلیم پر عمل کیوں نہیں کیا جاتا۔ اور کیوں علماء اور لیڈر اسکی خلاف ورزی ہوتی دیکھکر خوش بیٹھے ہیں؟

کیا معاصر ہمدرد یہ بتا سکتا ہے [illegible]

معوذتین کی لطیف تفسیر

حقائق القرآن

از حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۱۳ر اپریل ۱۹۲۶ء

یہ دو سورتیں جو اسوقت میں نے پڑھی ہیں۔ انہیں سے پہلی سورہ سورۃ الفلق کہلاتی ہے۔

فلق کے معنے

عربی زبان میں پھٹنے کے ہوتے ہیں۔ اور فلق اسی وجہ سے فجر کو بھی کہتے ہیں۔ جبکہ پو پھٹتی ہے۔ اور فلق اس سفیدی کو بھی کہتے ہیں۔ جو صبح کو نمودار ہوتی ہے۔ اور فلق تمام مخلوق کو بھی کہتے ہیں۔ اور فلق اس لکڑی کو بھی کہتے ہیں۔ جس کے اندر نشان کرد ئے جاتے اور سوراخ بنا دئے جاتے ہیں۔ اور چوروں کو علی الترتیب آگے پیچھے کرکے اس کے اندر باندھ دیا جاتا ہے۔ پھر فلق اس دودھ کو بھی کہتے ہیں۔ جو تھوڑا سا پینے کے بعد پیالہ میں بچ رہتا ہے۔ اور پھٹے ہوئے دودھ کو بھی کہتے ہیں۔

قرآن کریم جس کے

ابتدا میں اعوذ پڑھنے کا حکم

دیا گیا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ فَإِذَا قَرَأْتَ الْقُرْآنَ فَاسْتَعِذْ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ (۱۶-۱۰۰) کہ جب قرآن پڑھو۔ تو اللہ سے استعاذہ کرلیا کرو۔ اس کے

خاتمہ پر بھی اعوذ

رکھا گیا ہے لیکن کیا ہی یہ عجیب بات ہے۔ کہ قرآن کریم کے ابتدا میں جو اعوذ پڑھنے کا حکم ہے۔ وہ اعوذ بندہ کی طرف سے ہے۔ قرآن کریم کے ابتدا میں اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم نہیں ہے۔ اور یہ وحی قرآنی کا حصہ نہیں۔ انسان اپنی طرف سے پڑھتا ہے اور پھر آگے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سے وحی شروع ہوتی ہے۔ دیکھو

سورہ فاتحہ کی ابتداء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سے شروع ہوتی ہے۔ یہ نہیں کہ اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم سے شروع ہو۔ لیکن ادہر قرآن کریم میں یہ حکم ہے۔ فَإِذَا قَرَأْتَ الْقُرْآنَ فَاسْتَعِذْ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ۔ کہ اعوذ قرآن کریم پڑھنے سے پہلے پڑھا کرو۔ تو اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم میں اعوذ پڑھنے کا حکم تو دیا ہے۔ مگر وہ اعوذ خود نازل نہیں کیا۔ اور اس سے قرآن کریم کی ابتدائی نہیں کی۔ اس کے مقابلہ میں

قرآن کریم کے خاتمہ کے متعلق

یہ نہیں فرمایا۔ کہ تم اعوذ پڑھو۔ لیکن اس کے خاتمہ پر اپنی طرف سے وحی کی صورت میں اعوذ خود نازل کر دیا ہے۔ اور اس کے لئے دو سورتیں رکھ دی ہیں۔ جو لازماً قرآن کریم پڑھنے والے کو پڑھنی پڑتی ہیں۔ اس کی وجہ کیا ہے یہ کہ جب انسان کسی نیک کام کا ارادہ کرتا ہے۔ تو وہ محض ارادہ ہی کے ساتھ خدا تعالیٰ کے کامل فضلو کا وارث نہیں ہو جاتا۔ ارادہ کرنے کے ساتھ انسان کو خدا تعالیٰ کی طرف سے

صحیح تعلیم

مل جاتی ہے۔ یعنی اس کے ارادہ میں مدد دیجاتی ہے۔ مگر عمل میں مدد نہیں دیجاتی۔ یہی وجہ ہے کہ جب قرآن کریم کے ابتدا میں اعوذ پڑھنے کے متعلق فرمایا تو وحی نہیں کی۔ کیونکہ جو شخص قرآن کریم شروع کرتا ہے۔ وہ اس کے پڑھنے کا ارادہ کرتا ہے۔ اور اس کے ارادہ کے ساتھ خدا تعالیٰ کی طرف سے بھی ارادہ ہی کے متعلق تعلیم دیگئی۔ لیکن جب اس نے قرآن کریم پڑھ لیا۔ تو گویا عمل کر لیا۔ اس لئے آخر پر خود اعوذ کی آئیں خدا تعالیٰ نے اتاریں۔ تاکہ انسان آپ ہی آپ انکو پڑھے۔ اس سے یہ معلوم ہوا۔ کہ جب انسان نے ارادہ کیا۔ تو ارادہ ہی کی امداد دی گئی۔ اور جب اس نے عمل کر لیا تو اس کو عمل کرکے امداد دیگئی۔

یہ سورتیں جو میں نے اس وقت پڑھی ہیں۔ ان کے متعلق

بعض نے غلطی سے

یہ خیال کر لیا ہے۔ کہ دونوں سورتیں قرآن کریم کا حصہ نہیں ہیں مگر انہوں نے اس حکمت کو نہیں سمجھا۔ کہ خدا تعالیٰ نے قرآن کریم کے ابتدا میں اعوذ پڑھنے کا حکم تو دیا ہے۔ مگر اعوذ اتارا نہیں۔ اور آخر میں پڑھنے کا حکم تو نہیں دیا۔ مگر اپنی طرف سے اتار دیا ہے۔ دراصل اس میں خدا تعالیٰ نے یہ بتایا ہے کہ جب تم نیک کاموں کا ارادہ کروگے۔ تو ہم تمہیں ان کے کرنے کا طریق بتائینگے۔ اور یہ سکھا دینگے۔ کہ یہ کرو۔ اور یہ نہ کرو۔ اور جب تم نیک کام کروگے۔ تو پھر تم سے خود ایسے کام صادر کرائیں گے۔ جو نیک ہونگے۔

ایک تو اس میں یہ حکمت ہے۔ اور

دوسری حکمت

یہ ہے۔ کہ جس طرح انسان کے لئے ضروری ہے۔ کہ ابتدا میں کام نیک نیتی سے شروع کرے۔ اسی طرح انتہاء میں بھی ضروری ہے، کہ نیت نیک قائم رہے۔ کیونکہ بسا اوقات ایسا ہوتا ہے کہ انسان بدنیتی سے ایک کام شروع کرتا ہے۔ اس وجہ سے اسکو اس سے کوئی فائدہ حاصل نہیں ہوتا۔ اسی طرح بسا اوقات ایسا ہوتا ہے کہ انسان کام تو نیک نیتی سے شروع کرتا ہے۔ مگر جب کرلیتا ہے۔ تو غرور میں آجاتا ہے۔ اور اس طرح اس کے فائدہ سے محروم ہو جاتا ہے۔ تو کبھی کام کی ابتدا خراب ہوتی ہے۔ اور کبھی انتہاء۔ اس وجہ سے قرآن کریم کے ابتداء میں بھی اعوذ پڑھنے کا حکم دیا۔ اور انتہاء میں تو خود ہی نازل کر دیا۔ لیکن جس نے نیک نیتی سے کام شروع نہ کیا۔ وہ اس قابل نہیں ہوتا۔ کہ خدا تعالیٰ اس کے لئے اعوذ نازل کرے۔ اس لئے ابتدا میں اعوذ نازل نہ کی گئی۔ لیکن جس نے نیک نیتی سے شروع کیا۔ اور اسی نیک نیتی کی وجہ سے انتہاء تک پہنچ گیا۔ اس کے لئے خدا تعالیٰ نے خود اعوذ رکھ دیا۔ اور اس طرح اسکی

نیک نیتی کا انجام

اچھا مل گیا۔

یہ دونوں سورتیں اپنے اندر بہت سے مطالب رکھتی ہیں جو میں کئی بار بیان کرچکا ہوں۔ اور اسوقت بھی کچھ بیان کرتا ہوں۔

خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ قل اعوذ برب الفلق۔ تو کہدے میں پناہ مانگتا ہوں۔ کس کی؟ برب الفلق۔ رب کی اور رب بھی وہ جو تمام مخلوق کا رب ہے۔ فلق تمام مخلوق کو بھی کہتے ہیں آگے پناہ کو

تین زمانوں سے وابستہ

بتایا گیا ہے۔ تین مواقع پر انسان کے سامنے تباہی آتی ہے اور تینوں موقعوں کے لئے اس سورہ میں تین اعوذ بتلائے گئے ہیں۔ ایک تو یہ کہ اعوذ برب الفلق۔ میں اس خدا کی پناہ مانگتا ہوں جو سارے جہانوں کا رب یعنی پالنے والا ہے۔ کس بات سے؟ من شر ما خلق۔ جو کچھ اس نے پیدا کیا ہے۔ اس پیدائش سے جو نقائص رہ گئے ہیں۔ ان سے پناہ مانگتا ہوں۔

دنیا میں جب خرابی ہوگی۔ تین وجہ سے ہوگی۔ پہلی وجہ یہ کہ

پیدائش میں نقص

ہو یا خرابی ہو۔ تو تباہی آئے گی۔ اور مقصد نہیں حاصل ہو سکیگا۔ مثلاً قلم ہے۔ انسان نے بنایا۔ مگر اچھا نہ بنا۔ خراب بنا۔ تو اس سے کوئی اچھا نہیں لکھ سکتا۔ اسی طرح ایک مکان بنایا۔ جو ٹپکتا ہے۔ تو اس میں کوئی آرام سے نہیں بیٹھ سکتا۔ یا کپڑا پہننے کا بنایا۔ سردی کی ضرورت تھی۔ گرم بنا لیا۔ یا گرم کی ضرورت تھی سرد بنا لیا۔ وہ مفید نہیں ہو سکتا۔ یا کسی نے گھوڑا خریدا۔ جو لنگڑا ہے۔ وہ سفر طے نہیں کر سکتا تو جس چیز میں کوئی ابتدائی نقص ہو وہ اس مقصد کو پورا نہیں کر سکتا۔ جو اس سے توقع کیا جاتا ہے اس وجہ یہ سکھایا کہ کہو میری پیدائش میں جو نقص رہ گیا ہو اس سے پناہ مانگتا ہوں انسان جب پیدا ہوتا ہے۔ تو ماں باپ کی بداعمالیوں اور برائیوں سے بھی ورثہ پاتا ہے جس قسم کے اعمال اس کے ماں باپ کرتے ہوں وہ بھی انہی کی طرف مائل ہو جاتا ہے یہ بات قرآن اور حدیث سے بھی معلوم ہوتی ہے۔ چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے۔ جب میاں بیوی ملیں تو دعا مانگ لیں کہ ہم شیطان سے پناہ مانگتے ہیں۔ اور اپنی اولاد کے لئے بھی شیطان سے پناہ چاہتے ہیں

اس سے معلوم ہوا۔ کہ

بعض خرابیاں ورثہ میں

پیدا ہو جاتی ہیں۔ اور ظاہری لحاظ سے ہم دیکھتے ہیں۔ کہ بچے عام طور پر ماں باپ کے قد۔ علم۔ حوصلہ اور خیالات کو لیتے ہیں۔ چوری کرنے والے یا جھوٹ بولنے والے لوگوں کے بچے چوری اور جھوٹ کی طرف راغب ہوتے ہیں۔ مسلول باپ کا بچہ بھی مسلول ہو جاتا ہے۔ پس یہ بات بالکل درست ہے۔ کہ ورثہ میں گناہ۔ کمزوریاں اور بیماریاں بھی آتی ہیں۔ حتّٰی کہ تجربہ سے معلوم ہوا ہے۔ کہ جس خاندان میں علم دیر تک رہے۔ اور اس کے افراد اہل علم ہوتے چلے آئیں۔ اس کے بچے ورثتاً ایسے ہوتے ہیں۔ کہ دوسروں کی نسبت جلدی علم حاصل کر لیتے ہیں۔ اور یہ بھی مشاہدہ کیا گیا ہے۔ کہ جو لوگ زیادہ پڑھنے والے ہوتے ہیں۔ ان کی اولاد کی آنکھیں زیادہ لمبی ہوتی جاتی ہیں۔ چنانچہ جن خاندانوں میں علم کا چرچا ہوتا ہے۔ مطالعہ کرتے رہتے ہیں ان کی اولاد کی آنکھیں دوسروں کی نسبت لمبوتری ہوتی ہیں۔ یہ ماں باپ کے پڑھنے کا اثر ہوتا ہے۔ تو ماں باپ کی خوبیاں اور کمزوریاں اولاد میں جاتی ہیں۔ اور جب کسی بچہ میں ماں باپ کی کمزوریاں آجائیں۔ تو اس کا لازمی نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ اس قسم کے لئے

دنیا کی دوڑ میں

روکیں پیدا ہو جاتی ہیں۔ اس لئے خدا تعالےٰ نے یہ دعا سکھائی کہ کہو۔ اعوذ برب الفلق من شر ما خلق۔ اے میرے پیدا کرنے اور میری پرورش کرنے والے رب۔ اگر مجھ میں ورثہ کے طور پر یا کسی اور اثر سے کوئی کمزوری اور خلقی نقص رہ گیا ہے۔ تو اس کے بُرے اثر سے مجھے بچا۔ تا میں تیری رضا حاصل کر سکوں۔ اور تیرا قرب پا سکوں۔ غرض اس حصہ آیت میں ان کمزوریوں سے پناہ مانگی گئی ہے جو انسان میں پیدائشی طور پر آجاتی ہیں۔

پھر فرمایا۔ ومن شر غاسق اذا وقب۔ کبھی ایسا ہوتا ہے۔ کہ ابتدا تو اچھی ہوتی ہے۔ لیکن

انتہا خراب

ہو جاتی ہے۔ ایسی بے موقعہ اور بے محل انتہا ہوتی ہے۔ کہ بجائے اس کے کہ نیکی قائم رہے۔ بربادی ہو جاتی ہے۔ اس وجہ سے یہاں انسانی زندگی کی درمیانی حالت کو چھوڑ کر انتہا کو لے لیا۔ اور فرمایا۔ ومن شر غاسق اذا وقب۔ وہ ڈوبنے والی چیز وہ آنکھوں سے اوجھل ہو جانے والی چیز جو گڑھے میں چلی جاتی ہے۔ یعنی جبکہ انسان مرجاتا ہے۔ زمین میں دفن ہو جاتا ہے۔ اس وقت کے بد نتائج سے بھی پناہ مانگتا ہوں۔ جس طرح پیدائشی کمزوریوں سے جو میرے لئے روک ہو سکتی ہیں۔ پناہ مانگتا ہوں۔ اسی طرح اس سے بھی پناہ مانگتا ہوں۔ کہ ایسی حالت نہ پیدا ہو۔ کہ میرے مرنے سے ایسے نقائص پیدا ہو جائیں۔ جن سے دین کو نقصان پہنچے۔ یا میرے کام ادھورے رہ جائیں۔ اور ان کا انجام اچھا ہونے کی بجائے بُرا ہو جائے۔ دنیا میں موتیں بھی بدیوں کا باعث ہو جاتی ہیں۔ انسان ایک کام پورا نہیں کرنے پاتا۔ کہ مرجاتا ہے۔ بعد میں اس کام سے کوئی نیک نتیجہ نکلنے کی بجائے برے نتائج نکلنے لگتے ہیں۔ اس لئے فرمایا۔ کہو مرنے والوں کے ساتھ جو بدیاں تعلق رکھتی ہیں۔ یعنی مرنے کے بعد جو پیدا ہو جاتی ہیں۔ ان سے بچائیے

پھر فرماتا ہے۔ ومن شر النفّٰثٰت فی العقد و من شر حاسد اذا حسد۔ اب ایک اور بدی پیدا ہوتی ہے۔ جو

درمیانی حالت

کے متعلق ہے۔ پیدائش میں بھی کوئی نقص اور کمزوری نہیں ہوتی۔ اور بے موقعہ موت بھی نہیں ہوتی۔ بلکہ درمیانی زندگی سے تعلق رکھنے والی بدی ہے۔ جس کے دو حصے ہیں ایک تو وہ جو پیدائش سے تعلق رکھتا ہے۔ اور دوسرا وہ حصہ جو موت سے تعلق رکھتا ہے۔ پیدائش کے متعلق فرمایا۔ ومن شر النفّٰثٰت فی العقد۔ ابتدائی حالت انسان کی یہ ہوتی ہے۔ کہ جب وہ ماں سے جڑھ کی طرح خوراک لیتا ہے۔ یعنی ربوبیت کے لحاظ سے اس کا ماں باپ سے ظاہری تعلق ہوتا ہے۔ اور باطنی لحاظ سے خدا تعالےٰ سے۔ یعنی روحانی طور پر۔

خدا ہی کا فرزند

ہوتا ہے۔ کیونکہ خدا ہی اسے پیدا کرتا ہے۔ خدا ہی اس کی ربوبیت کرتا ہے اور خدا ہی اسے بڑھاتا ہے۔ اسی لئے خدا تعالےٰ اپنے بزرگ اور نیک بندوں کے متعلق فرماتا ہے۔ انت منی بمنزلۃ اولادی۔ یعنی جس طرح بچہ تمام طاقتیں باپ سے حاصل کرتا ہے۔ تو سب کچھ مجھ سے حاصل کرتا ہے۔ ولد الزنا جو ہوتا ہے۔ وہ کہلاتا کسی کا ہے۔ اور طاقتیں کسی سے لیتا ہے۔ لیکن جو اپنے باپ کا ہوتا ہے۔ وہ باپ سے طاقتیں لیتا ہے خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ وہ لوگ جو انبیاء کو ولد الزنا یعنی جھوٹے قرار دیکر کہتے ہیں۔ کہ ان کی طاقتیں خدا کی طرف سے نہیں ہیں۔ وہ خود جھوٹے ہیں۔ کیونکہ اے نبی انت منی بمنزلۃ اولادی۔ تیری طاقتیں کسی اور کی طرف سے نہیں بلکہ تو مجھ سے ہی سب کچھ حاصل کرتا ہے۔

اس آیت میں یہ بتایا۔ کہ

خدا تعالےٰ سے تعلق اور عقد

ایسا ہے۔ کہ تمام قوتیں اسی سے حاصل ہوتی اور نشوونما پاتی ہیں۔ مگر کبھی ایسا بھی ہوتا ہے۔ کہ نالائق بندہ خدا کو چھوڑ دیتا ہے۔ جس طرح دنیا میں نالائق بچے ماں باپ کو چھوڑ دیتے ہیں۔ اور ان سے قطع تعلق کر لیتے ہیں۔ اس لئے خدا تعالےٰ نے دعا سکھائی۔ کہ کہو ایسا نہ ہو۔ کہ وہ گرہ جس سے ہم خدا سے فیوض حاصل کرتے ہیں۔ وہ ٹوٹ جائے۔ بلکہ ایسا ہو۔ کہ میرا تیرے ساتھ جو تعلق ہے۔ یعنی تو روحانی اب ہے۔ وہ گرہ مضبوط رہے۔ تا ایسا نہ ہو۔ کہ جو غذا مجھے آپ سے ملتی ہے۔ وہ بند ہو جائے۔ اور میں ہلاک ہو جاؤں۔

دوسرا تعلق انتہا کے ساتھ ہے۔ جب کوئی چیز اچھی طرح جڑھ سے یا اس سے جس سے خوراک لیتی ہے۔ تعلق رکھتی ہے۔ تو بعض ایسی چیزیں ہوتی ہیں۔ جو چاہتی ہیں۔ کہ اس میں روک ڈال دیں۔ اور اس کے لئے

بے وقت موت

لے آئیں۔ اس لئے کہا یہ دعا کرو۔ ومن شر حاسد اذا حسد کہ میں پناہ مانگتا ہوں۔ اس ہستی سے جو چاہتی ہے کہ ازالہ نعمت کر دے۔ اور میری نعمت خود لے لے۔

پس یہ زندگی کے زمانہ کی دو حالتیں ہیں۔ جن میں سے ایک تو موت سے تعلق رکھتی ہے۔ یعنی ازالہ نعمت کرا کر بے وقت مار دینا۔ اور دوسری یہ کہ جڑھ سے تعلق قطع کرا دینا۔

اب دیکھو یہ کیسا

کامل اور مکمل اعوذ

خدا تعالےٰ نے بتایا۔ اس میں سکھایا۔ کہ پیدائش کے متعلق جو نقص ہو۔ وہ دور کر دیا جائے۔ اور اس کے نقصان سے بچا لیا جائے۔ پھر موت مناسب وقت پر ہو۔ یہ نہ ہو۔ کہ میرے کام ادھورے رہ جائیں۔ اور میں مکمل نیکیاں حاصل نہ کر سکوں۔ پھر یہ سکھایا۔ کہ میرا تعلق جڑھ سے مضبوط رہے۔ اور اس میں روک بننے والی چیزیں کامیاب نہ ہو سکیں۔ گویا زندگی کی ہر حالت اور موت کے متعلق بھی یہ اعوذ حاوی ہے۔

دوسری سورہ والناس ہے۔ اس میں اعوذ

کیفیات قلبی

کے متعلق بتایا گیا ہے۔ پہلی سورہ میں اعوذ تھا زمانوں کے متعلق یعنی اس میں بتایا تھا۔ کہ مختلف زمانوں میں پناہ مانگتا ہوں اب مختلف حالتوں کے متعلق بتایا ہے۔ کہ مختلف حالتوں میں پناہ مانگتا ہوں۔ جس طرح تین زمانے انسان پر آتے ہیں۔ یعنی (۱) پیدائش کا زمانہ (۲) موت کا زمانہ۔ (۳) زندگی کا زمانہ۔ اسی طرح

خدا تعالےٰ کی تین صفتیں

ہیں۔ جو ان زمانوں سے تعلق رکھتی ہیں۔ پیدائش کی صفت کا تعلق رب سے ہے (۲) موت کی صفت کا تعلق ملک سے ہے۔ اور زندگی کی صفت کا تعلق اللہ سے ہے۔ خدا تعالیٰ نے اسی طرح قرآن کریم میں ان کا ذکر کیا ہے۔ چنانچہ اعوذ برب الفلق من شر ما خلق کے مقابلہ میں اعوذ برب الناس رکھا ومن شر غاسق اذا وقب کے مقابلہ میں ملک الناس رکھا۔ اور ومن شر النفثٰت فی العقد ومن شر حاسد اذا حسد کے مقابلہ میں الٰہ الناس رکھا ہے یعنی تینوں حالتوں کے ساتھ تین صفات جو تعلق رکھتی ہیں ان کا ذکر اس سورہ میں کیا گیا ہے۔ پیدائش کے لحاظ سے انسان کا تعلق خدا تعالیٰ کی صفت ربوبیت سے ہوتا ہے اور یہ حالت ہر وقت جاری رہتی ہے۔ کیونکہ

انسان کی پیدائش

بھی ہر وقت جاری رہتی ہے۔ انسان کھانا کھاتا ہے تو اس لئے کہ اس سے خون بنے۔ اور اس کی زندگی کا ذریعہ ہو۔ اس سے معلوم ہوا۔ کہ پیدائش ہر وقت جاری رہتی ہے۔ گو نطفہ کے لحاظ سے پیدائش ہو چکی۔ مگر حقیقتاً ہر وقت ہوتی رہتی ہے۔ حتیٰ کہ ڈاکٹروں کا خیال ہے۔ کہ سات سال تک انسان کا جسم بالکل بدل جاتا ہے۔ تو پیدائش ہر وقت جاری رہتی ہے۔ اس لئے خدا تعالیٰ سے ربوبیت کا تعلق بھی ہر وقت ہی جاری رہتا ہے۔ اور جس طرح زمانہ خلق انسان کے لئے تھا۔ اسی طرح ربوبیت کی کیفیت بھی اس پر پائی جاتی ہے۔ اس لئے فرمایا۔ قل اعوذ برب الناس کہدے میں اس رب کی پناہ مانگتا ہوں۔ جس کی تمام انسانوں میں ربوبیت جاری ہے۔ اور ہر دم ایسے تغیرات انسان کے جسم میں ہو رہے ہیں۔ جو یا تو اسے بدی کی طرف لے جاتے ہیں۔ یا نیکی کی طرف۔ میں اس تغیر کرنیوالی صفت سے پناہ مانگتا ہوں۔ کہ وہ مجھے برائی کی طرف نہ لیجائے۔ بلکہ نیکی کی طرف لے جائے۔ پھر میں ملک الناس سے پناہ مانگتا ہوں۔ موت بھی انسان پر ہر وقت جاری رہتی ہے۔ پیشاب، پاخانہ۔ پسینہ، ناخن، بال کیا ہیں۔ جسم کے وہ اجزا جو مردہ ہو جاتے ہیں۔ یہ عارضی اور جزوی موت ہے۔ جو انسان پر آتی رہتی ہے۔ تو

موت بھی جاری رہتی ہے

اس لئے ملک الناس کی پناہ مانگنے کے لئے کہا گیا۔ کہ جزا و سزا کی جو صفت جاری ہے۔ اس کے متعلق پناہ مانگتا ہوں۔ ایسا نہ ہو۔ کہ ناکامی کا زمانہ آ جائے۔ بلکہ انعام ملتے رہیں۔ اور خدا کے فضل ہوتے رہیں۔ پھر خدا کے فضلوں کے مقابلہ میں میں بھی کام کرتا ہوں۔ کوشش کرتا ہوں۔ اس میں روک واقع ہو۔

تیسری حالت

یہ ہوتی ہے کہ خود غرضی داخل ہو جاتی۔ اور نیت خالص نہیں رہتی۔ اس کے لئے فرمایا۔ کہو الٰہ الناس۔ میں اس خدا کی جو سب کا خدا ہے۔ پناہ مانگتا ہوں کہ میرے اپنے اندر کوئی فتور نہ پیدا ہو۔ اور اگر پیدا بھی ہو جائے۔ تو یہ اس کی شان کے خلاف ہے کہ مجھ سے وہ اپنی الوہیت نکل جانے دے۔ اس لئے اس صفت کا واسطہ دیکر کہتا ہوں کہ اے خدا میرا تجھ سے تعلق قائم رہے اور کبھی منقطع نہ ہو۔ یہ تین حالتیں ہو سکتی ہیں۔ اور تینوں کے متعلق پناہ مانگنے کی دعا سکھلائی گئی ہے۔

یہ تو خدا تعالیٰ سے انسان کا جو واسطہ ہے۔ اس کے متعلق تھا۔ اب ان چیزوں کی طرف اشارہ کیا ہے۔ جو اس واسطہ میں خرابی ڈالتی ہیں فرمایا من شر الوسواس الخناس۔ میں پناہ مانگتا ہوں خدا تعالیٰ کی ربوبیت مالکیت اور الوہیت کی صفات کو مدنظر رکھتے ہوئے

وسواس کی شرارت سے

اس ہستی کی شرارت سے جو ایسے خیالات پیدا کرتی ہے۔ جن سے کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔ حالانکہ انسان کی پیدائش۔ زندگی۔ موت تینوں حالتیں چاہتی ہیں کہ فائدہ ہو۔ اگر انسان کو پیدا کرنے کا کوئی فائدہ نہ تھا تو کیوں پیدا کیا گیا۔ اگر اس کی زندگی کا کوئی فائدہ نہ تھا تو زندہ کیوں رکھا گیا۔ اور اگر اس کی موت کا کوئی فائدہ نہ تھا تو مارا کیوں گیا۔ یہ سب حالتیں عمل کو چاہتی ہیں۔ انسان کی پیدائش اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ اس سے

عمل کی امید

رکھی گئی ہے۔ پھر دنیا کو دار العمل بنایا گیا ہے تاکہ انسان زندگی میں عمل کرے۔ پھر انسان کا مارنا بتاتا ہے کہ اس کی زندگی کا مقصد تھا جس کا حساب کتاب لیا جاتا ہے۔ پس جب انسان کی ہر حالت عمل اور فائدہ کو چاہتی ہے تو جو ہستی ایسی باتیں بتائے کہ جن سے کوئی فائدہ نہ ہو اس سے بچنا چاہیئے۔ اس لئے فرمایا۔ کہو من شر الوسواس الخناس اس ہستی سے پناہ مانگتا ہوں۔ جو ایسی باتیں کان میں ڈالتی ہے کہ کام نکمہ کوئی فائدہ نہیں۔ حالانکہ میں پیدا ہی اس لئے کیا گیا ہوں کہ کام کروں میں اس ہستی سے پناہ مانگتا ہوں جو بات کہکر پیچھے ہٹ جاتی ہے جب پتہ بھی نہیں لگتا۔ اور وسوسے ڈال دیتی ہے۔ جب کسی کو پتہ لگ جائے کہ فلاں شرارت کر رہا ہے تو وہ اس سے بچنے کی کوشش کرتا ہے مگر بسا اوقات ایسا ہوتا ہے۔ کہ شرارت کا پتہ نہیں لگتا۔ انسان بظاہر سمجھتا ہے۔ فائدہ ہو گا۔ مگر دراصل نقصان ہو رہا ہوتا ہے تو فرمایا وہ جو چوری اور مخفی وسوسے ڈالتا ہے۔ انسان کو پتہ بھی نہیں لگتا اور اس کا شکار ہو جاتا ہے۔ اس سے پناہ مانگتا ہوں۔ وہ کبھی تو یہ کہتا ہے کہ پیدا کرنیوالا ہی کوئی نہیں۔ کبھی کہتا ہے کہ انسان کے پیدا کرنے کی کوئی غرض ہی نہیں۔ کبھی کہتا ہے کوئی ایسی ہستی نہیں جو جزا و سزا دے۔ کبھی الوہیت کے متعلق وسوسے ڈالتا ہے کہ خدا کو عبادت کی کیا ضرورت ہے۔ اس طرح

قسم قسم کے وساوس

ڈالکر خدا تعالیٰ سے قطع تعلق کرانا چاہتا ہے۔ ایسے خناس جو کبھی مخفی ہستیاں ہوتی ہیں کبھی ایسی بدروحیں ہوتی ہیں جو شبہات پیدا کرتی رہتی ہیں ایسی بیماریاں ہوتی ہیں جنہیں انسان مبتلا ہو کر شبہات اور شکوک کا شکار ہو جاتا ہے ایسے مکانات اور جگہیں ہوتی ہیں جہاں شبہات پیدا ہوتے ہیں۔ انسانوں میں سے بھی ایسے ہوتے ہیں جو شبہات ڈالتے ہیں تو وہ بدروحیں ہوں یا بیماریاں ہوں یا فضا اور جو ہوا یا تغیرات ہوں یا انسان ہوں ان سب کی پناہ مانگتا ہوں۔ اور یہ چاہتا ہوں کہ میرا خدا تعالیٰ کی ربوبیت مالکیت۔ الوہیت سے تعلق رہے۔ میری ابتدا بھی اچھی ہو۔ انتہا بھی اچھی۔ میری عارضی موت بھی اچھی ہو۔ اور دائمی موت بھی اچھی۔ میری زندگی بھی اچھی ہو۔ اور زندگی کی ہر تبدیلی بھی اچھی دیکھو یہ کیسی

جامع دعا

ہے۔

اب میں دعا کرونگا۔

سب سے مقدم دعا

تو اسلام اور سلسلہ کی ترقی کی دعا ہے کہ خدا تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اس کیلئے سامان پیدا کر دے۔ اس کے بعد افراد کے لئے دعا کرونگا۔ کہ افراد ہی جماعت کی تقویت کا باعث ہوتے ہیں پھر جنہوں نے اسوقت دعا کے لئے رقعے دئے ہیں۔ ان کے لئے دعا کروں گا۔ گو اسوقت وقت نہیں ہے کہ میں ان کے رقعے پڑھ سکوں۔ وہ میری جیب میں ہی پڑے ہیں مگر میں دعا کرونگا۔ کہ جس جس مقصد کا ان میں ذکر ہے خدا تعالیٰ اسے پورا کر دے پھر میں ان کے لئے دعا کروں گا۔ جو اسوقت دعا کرنے کے لئے یہاں بیٹھے ہیں۔ اور اسی غرض کے لئے اپنے گھروں سے آئے ہیں پھر ان کے لئے کروں گا جو یہاں آنا چاہتے تھے۔ مگر کسی مجبوری کی وجہ سے نہیں آ سکے۔ پھر ان کیلئے بھی دعا کروں گا۔ جنہیں یہاں آنے کا خیال بھی نہیں آیا۔ مگر وہ ہماری جماعت میں داخل ہیں۔ پھر ان کے لئے کرونگا جو مصیبت زدہ ہیں بیمار ہیں دینی یا اخلاقی طور پر کمزور ہیں یا اور مشکلات میں ہیں۔ پھر ان کیلئے بھی دعا کرونگا جو حاجات رکھتے ہیں۔ مگر ان کے پورا ہونے کے سامان نہیں رکھتے۔ پھر ان کیلئے دعا کروں گا جو ہماری جماعت سے باہر ہیں۔ خواہ وہ کسی مذہب سے تعلق رکھتے ہیں۔ کیونکہ انہیں بھی اسی رب نے پیدا کیا ہے جس نے ہمیں کیا۔ اور سب کا رب ہے۔ اور اس نے ان کا سدھارنا ہمارا فرض رکھا ہے۔ میں آپ لوگوں سے بھی چاہتا ہوں۔ کہ جس طرح میں آپ کے لئے دعا کروں گا۔ آپ بھی

میرے لئے دعا کریں

اسلام کی ترقی کے لئے دعا کریں۔ سب جماعت کی ترقی اور مشکلات کے دور ہونے کے لئے دعا کریں۔ پھر حافظ روشن علی صاحب کے لئے بھی دعا کریں جنہوں نے تکلیف اور مشقت اٹھا کر آپ لوگوں کو رمضان میں سارا قرآن سنایا۔ ان کا شکریہ آپ لوگوں کو ادا کرنا ضروری ہے۔ کیونکہ لم یشکر الناس لم یشکر اللہ۔ جو شخص انسان کا شکر گذار نہیں ہوتا۔ وہ خدا کا بھی

احمدی خواتین اور مضامین نویسی

خطبہ نکاح فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی

چند دن ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے ایک نکاح کا حسب ذیل خطبہ ارشاد فرمایا۔

اس وقت میں جس نکاح کا خطبہ پڑھنے کے لئے کھڑا ہوا ہوں۔ اس سے مجھے ذاتی طور پر بھی خوشی ہے۔ سال کے قریب عرصہ ہوا۔ میں نے عورتوں کے اخبار تہذیب النسوان لاہور میں ایک مضمون پڑھا۔ جو کسی احمدی عورت کا لکھا ہوا معلوم ہوا اس کے نیچے عورت کا نام نہ تھا۔ لیکن اس مضمون میں میرا حوالہ دیا گیا تھا۔ اس سے میں نے سمجھا۔ کہ کسی احمدی عورت کا ہوگا۔ اس کے بعد میں نے ایک اور مضمون اسی اخبار میں پڑھا جس میں میرے ایک مضمون کو اپنے الفاظ میں لکھا گیا تھا۔ اس سے مجھے اور خیال پیدا ہوا۔ کہ مضمون لکھنے والی خاتون احمدی ہے مردوں کے چونکہ اپنے اخبار ہیں۔ اس لئے وہ ان میں مضامین لکھتے رہتے ہیں۔ لیکن عورتوں کے اخبار نہ ہونے کی وجہ سے یا ایک آدھ ہونے کی وجہ سے بہت کم عورتیں ہیں۔ جو مضمون لکھتی ہیں۔ اس وجہ سے مجھے خوشی ہوئی۔ کہ ایک احمدی عورت نے مضمون لکھنے شروع کئے ہیں۔ میں نے لاہور سے آنے والے کئی دوستوں سے پوچھا۔ کہ تہذیب النسوان میں مضمون لکھنے والی کون احمدی عورت ہے مگر انہوں نے لاعلمی ظاہر کی۔ اب مجھے اس تقریب پر معلوم ہوا ہے۔ کہ وہ یہی احمدی عورت تھیں۔ جن کا میں اب نکاح پڑھنے لگا ہوں۔ عورتوں کے لئے مضامین لکھنا رسم ورواج کی وجہ سے اور ان میں جرأت نہ ہونے کے باعث بہت مشکل کام ہے ایسی حالت میں اگر کوئی عورت اس طرف توجہ کرتی ہے۔ تو معلوم ہوا۔ اس میں زیادہ دلیری اور جرأت ہے۔ اور اپنے طبقہ سے زیادہ اخلاص اور محبت ہے۔ میرے نزدیک یہ بھی بزدلی ہے۔ کہ رسم ورواج پر انسان غالب نہ آسکے۔ اور جو کوئی رسم ورواج کو دبا کر کوئی کام کرتا ہے۔ اسے میں دوسروں کی نسبت زیادہ دلیر اور باہمت سمجھتا ہوں۔ میرے نزدیک ان خاوندوں کا یہ فرض ہونا چاہئیے۔ جن کی بیویاں مضمون نویسی کا شوق رکھتی ہوں۔ اور اس کے متعلق جرأت کرسکتی ہوں۔ کہ ان کے اس علمی مذاق کو دبائیں نہیں۔ بلکہ ابھارنے کی کوشش کریں۔ اس وقت ہماری عورتوں کے مضامین نہ لکھنے میں جس چیز کی کمی ہے۔ وہ علم نہیں۔ بلکہ جرأت ہے۔ مردوں میں سے کئی ایسے ہیں۔ جو بعض عورتوں سے بہت کم علمی قابلیت رکھتے ہیں۔ مگر وہ مضامین لکھتے ہیں اور کئی عورتیں ہیں۔ جو ہزاروں مردوں سے زیادہ علم رکھتی ہیں۔ قرآن اور حدیث پڑھی ہوئی ہیں۔ اور سمجھ کر پڑھی ہوئی ہیں۔ ان کی دینی قابلیت بھی مکمل ہے۔ مگر باوجود اس کے وہ کوئی مضمون نہیں لکھتیں۔ حالانکہ کئی ایسے مرد جو قرآن کریم کا صحیح ترجمہ بھی نہیں جانتے۔ وہ اچھے اچھے مضامین لکھتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ مردوں میں ایک دوسرے کو دیکھ کر جرأت پیدا ہو جاتی ہے۔ اور کوشش کرتے کرتے اچھا لکھنے لگ جاتے ہیں۔ لیکن عورتیں اپنے سامنے کوئی نظیر نہ ہونے کی وجہ سے اور جرأت کی کمی کے باعث اس کام کے کرنے کی جرأت نہیں رکھتیں۔ اگر کچھ عورتیں ایسی نکلیں۔ جو مثال قائم کردیں۔ تو اور بھی کئی عورتیں مضامین لکھنے لگ جائیں گی۔ اس لئے وہ عورتیں جن میں مضمون نویسی کا ملکہ ہو۔ ان کی ہمت بڑھانی چاہئیے۔ اور ان کو مدد دینی چاہئیے۔

اس وقت میں بشارت خاتون بنت شیخ مولا بخش صاحب کا نکاح بابو عبدالعزیز صاحب اوورسیر گوجرانوالہ کے ساتھ اعلان کرتا ہوں۔ شیخ مولا بخش صاحب پرانے اور مخلص احمدی ہیں۔ ان کی طرف سے ان کے بڑے لڑکے میاں مبارک اسمٰعیل صاحب موجود ہیں۔ شیخ صاحب نے مہر وغیرہ کے متعلق مجھے لکھ دیا ہے۔ چونکہ بعد میں باتیں پیدا ہو جاتی ہیں۔ اس لئے میں اعلان کرتا ہوں۔ کہ پونے دو ہزار کے قریب زیور کے علاوہ ایک ہزار مہر ہوگا۔

پنجاب یونیورسٹی کے ووٹروں کے متعلق اطلاع

پنجاب لیجسلیٹو کونسل کے آئندہ انتخابات کے متعلق پنجاب یونیورسٹی کے حلقہ نیابت کا الکٹرل رول در رجسٹر انتخاب کنندگان جو ۱۹۲۳ء میں طیار ہوا تھا۔ اب درست و مکمل کیا جا رہا ہے۔ یونیورسٹی مذکور کے فیلوز اور آنریری فیلوز کے علاوہ اس رجسٹر میں ان گریجویٹوں کے نام درج ہیں۔ جو ۱۹۱۵ء اور اس سے قبل اپنی ڈگریاں حاصل کر چکے تھے۔ نئے رول کو مرتب کرنے کے لئے ان اصحاب کے نام جنہوں نے اپنی پہلی ڈگری ۱۹۱۶ء و ۱۹۱۷ء اور ۱۹۱۸ء میں حاصل کی ہوگی۔ ایزاد کئے جائیں گے۔ اس کے ساتھ ہی یہ بھی ضروری ہے۔ کہ جو نام پہلے درج ہونے سے رہ گئے ہیں انہیں درج کیا جائے۔ اور غلطیوں کو درست کیا جائے۔ اور جہاں کہیں ضروری ہو انتخاب کنندگان کے صحیح پتے درج کئے جائیں۔ لہذا ان اصحاب سے جو اس الکٹرل رول میں درج ہونے کے اہل ہیں۔ اور جن کے نام ۱۹۲۳ء کے رجسٹر انتخاب میں درج نہیں درخواست کی جاتی ہے۔ کہ وہ ۱۵ اپریل ۱۹۲۶ء سے پہلے اپنے نام اور اس تاریخ سے جس پر انہیں سب سے پہلے ڈگری اصالتاً یا غیر حاضری میں حاصل ہوئی۔ اور نیز اپنے مکمل ڈاک خانہ کا پتہ سے لالہ ایشور داس صاحب ایم۔ اے۔ ایل ایل۔ بی۔ جائنٹ رجسٹرار پنجاب یونیورسٹی لاہور کو اطلاع دیں۔

(۲) جو رجسٹر ہائے انتخاب ۱۹۲۳ء میں مرتب کئے گئے تھے۔ وہ دفتر پنجاب یونیورسٹی اور دفتر صاحب کمشنر انتخابات پنجاب میں تعطیلوں کے علاوہ ہر روز اوقات دفتر میں معائنہ کے لئے کھلے رہیں گے۔

(۳) جن اصحاب کے نام ۱۹۲۳ء کے رجسٹر انتخاب میں پہلے سے درج ہیں۔ ان سے گذارش ہے۔ کہ اگر ان کے پتوں میں کوئی تبدیلی ہوئی ہو۔ تو اس کی اطلاع لالہ ایشور داس صاحب ایم۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی۔ جائنٹ رجسٹرار پنجاب یونیورسٹی لاہور کو کر دیں۔

(دستخط مظفر خاں۔ ڈائرکٹر انفرمیشن بیورو۔ پنجاب)

تبلیغ احمدیت کا عہد

ایک سندھی مولوی صاحب کی جو بہت بڑے عالم ہیں۔ حسب ذیل تحریر ہمارے پاس پہنچی ہے۔ خدا تعالےٰ ان کے عزم اور ارادہ میں ثبات اور استقلال عطا فرمائے اور ان کی کوششوں کے نیک نتائج پیدا کرے۔ ہم مولوی صاحب موصوف کو اس مبارک عزم پر مبارکباد کہتے ہوئے ان کی کامیابی کے لئے دست بدعا ہیں۔ (ایڈیٹر)

دریں فیروزہ گنبد گفتگم وعدہ ٭ کنم چشم کواکب چشم گریہ آلود
دہم از دل بروں ما زنہاں ٭ بخندانم بگریانم جہاں را

انشاء اللہ عنقریب در ملک سندھ بہر سلسلہ حقہ احمدیہ کار سیف و سنان از لسان حق ترجمان خود ادا خواہم کرد۔ و منکرین و مکذبین را بخوبی قلع و قمع خواہم نمود۔ ہم چناں کہ پشہا از باد صرصر گریزند و تاب مقابلہ نمی آرند۔ ہم چنیں گروہ حمقاء طاقت تکلم و جواب ندارند ؎

انا الصبح والوادی اذا ما زوجت
واذا نطقت فانی الجوزاء

مثل مشہور ست کہ سوار را حاجت آئینہ نیست۔ پس کسے کہ خواہاں مقابلہ باشد بیاید و ببیند۔

(العبد الاثیم۔ فیض الکریم۔ عفی اللہ عنہ)

اقتباسات

فاتح سندھ کے حالات کی اشاعت

ایک ہی معاملہ کے متعلق دو سربرآوردہ مسلم اخباروں کی آرا ملاحظہ ہوں:۔

(۱)

حافظ شریف حسین صاحب سیکرٹری جمعیتہ تبلیغ الاسلام کراچی ایک تازہ مراسلت میں اطلاع دیتے ہیں:۔

مجاہد اعظم غازی محمد بن قاسم رحمتہ اللہ علیہ جن کی ذات بابرکات کی بدولت ظلمت کدہ ہند نور اسلام سے منور ہوا۔ اور جس اولوالعزم ہستی نے سب سے اول ہندی اسلامی سلطنت کی بنیاد ڈالی۔ اس کے پاکیزہ سوانح سے پرجوش حالات زندگی کی اشاعت کے لئے جمعیت تبلیغ الاسلام کراچی نے تمام ہندوستان میں گیارہ ماہ رمضان المبارک بروز جمعہ "یوم الفتح" منائے جانے کا اہتمام کیا ہے۔ سندھ کے مختلف شہروں میں اس یوم سعود کو کامیاب بنانے کے لئے عملی تدابیر شروع ہو گئی ہیں۔ امید ہے۔ کہ ہندوستان کے دیگر مقامات کے مسلمان بھی اس مبارک تحریک پر لبیک کہیں گے۔

ہم جمعیتہ تبلیغ الاسلام کراچی کی اس تجویز کا نہ دل سے خیر مقدم کرتے ہیں۔ جو اس نامور فاتح کی یاد مسلمانان سندھ کے دلوں میں تازہ کرنے کے لئے جاری کی گئی ہے۔ جس کی مساعی حسنہ سے اسلام کا فیض پہلے پہل اہل ہند کو پہنچا۔ (ہمدم ۲۳ر مارچ)

(۲)

اس گئے گذرے زمانہ میں بھی جب کہ جہالت عام ہو چکی ہے اور افلاس نے حواس مختل کر رکھے ہیں۔ مسلمان کبھی کبھی اپنی ظرافت طبع کا اظہار کر دیا کرتے ہیں۔ ہمارے ہندو بھائیوں نے، خدا جانے اپنی کن مصلحتوں کی بناء پر، اپنی قوم کے بعض مشاہیر کی سال گرہ منانی شروع کی تھی۔ اور کئی سال سے سیواجی راؤ اور بندہ بیراگی وغیرہ کی سالگرہ زور و شور کے ساتھ منائی جایا کرتی تھی۔ ہم نے اس جدت کے آغاز ہی میں اپنے برادران وطن کی خدمت میں عرض کیا تھا۔ کہ یہ باتیں تعلقات باہمی کو بہتر بنانے کے لئے کچھ مفید ثابت نہیں ہو سکتیں۔ اور بالکل ممکن ہے۔ کہ یہ وبا عالمگیر ہو جائے اب ہم دیکھتے ہیں۔ کہ بد قسمتی سے ہمارا وہ خیال سچا ثابت ہو گیا۔ اور مسلمانان سندھ نے عرب فاتح محمد بن قاسم کی سالگرہ منانے کا اعلان کر ہی دیا۔ اب اس کے بعد حکومت ہند کی باری ہے۔ اور مناسب ہو کہ حکومت کی جانب سے لارڈ کلائیو کی سالگرہ کے جشن کا اعلان ہو جائے۔ کیا ہندو مسلمانوں کے لئے دنیا میں اب اور کوئی کام نہیں رہا ہے۔ بجز اس کے کہ روزمرہ فتنہ و فساد کی نئی نئی صورتیں اختراع کیا کریں۔ سیواجی مہاراج ہوں یا اورنگ زیب بندا بیراگی ہوں یا محمد بن قاسم، اب انہیں گذرے ہوئے مدتیں ہو چکیں۔ ان کی یاد تازہ کرنے سے یہ بدرجہا بہتر ہے۔ کہ اس زمانے کی ضرورتوں پر لحاظ کر کے انہیں ان کی قبروں میں آرام سے سونے دیا جائے۔ اور کوشش یہ کی جائے۔ کہ جس طرح ممکن ہو۔ ملک کی موجودہ مصیبت دور ہو سکے۔

(ہمدرد ۲۳ر مارچ ۱۹۲۶ء)

فاقہ کشی سے علاج

فاقہ کرنا امراض سے صحتیاب ہونا خیال کیا گیا ہے۔ اتنا وسیع تجربہ جتنا کہ اب ہو رہا ہے۔ کبھی ایک جگہ نہیں کیا گیا تھا انگلستان کے مقام صحت بخش موسوم برٹرنگ میں لیڈی فیشر نے اور چالیس اشخاص کے ساتھ چار ہفتے تک صرف پھلوں کے عرقیات اور ان ترکاریوں پر بسر کئے۔ جو انہیں عرقوں میں ابالی جاتی تھیں۔ اخبار ڈیلی میل کے نمائندہ نے انہی امرضاء میں دن بسر کیا۔ بعض مستثنیات کے علاوہ باقی ماندہ کو خوش اور بہت تندرست پایا۔ آنکھوں کو روشن اور چہروں کو منور پایا۔ کھانے سے پرہیز کرنے سے ان لوگوں میں بڑی ہمت اور قوت پائی گئی۔ معمر لوگوں کو دیکھا گیا۔ کہ وہ مکانوں کے زینوں پر دو دو تین تین سیڑھیاں چھوڑ کر چڑھ گئے۔ عورتوں نے تختے والی ٹینس نوجوان اسکولی لڑکیوں سے کھیلی۔ اس فاقہ میں ایک عورت نے ۶۳ دن صرف پھلوں کے عرق پر فاقے کئے۔ دوسری عورت نے ۵۴ دن پانی پی کر پورے کئے۔ ایک تاجر صاحب نے ۸ ہفتے رقیق چیزیں پی کر پورے کئے۔ ۴۹ ویں دن اس نے (۱۲۹۰۰۰ پونڈ) کا معاملہ کیا، وہ کہتا تھا۔ کہ اتنا صاف اور معاملہ فہم دماغ اس کا کبھی نہیں تھا۔ مسٹر پوردس کو سوء ہضم کی شکایت تھی۔ وہ بڑے دن کے ہفتہ میں اس گھر میں لائے گئے۔ جہاں وہ بالکل ترو تازہ اور تازہ دم ہو کر سرخ و سفید اور ہشاش بشاش ہو کر نکلے۔ ان کا علاج جس روز پورا ہوا۔ انہوں نے سترہ میل کا سفر پیادہ کیا تھا۔ شروع میں فاقہ کشی کا علاج کم کم غذاؤں کے ترک سے ہوتا ہے۔ آخری ایام اس کے احتیاط اور سنبھال کے رہنے کے ہوتے ہیں۔ اس کے ختم کے وقت دودھ اور پانی ملا کر دیا جاتا ہے۔ پھلوں کے عرق نکال کر دیئے جاتے ہیں۔ اور کھانا رفتہ رفتہ، نارنگی، کیلا، اپڈنگ، اور کھجوروں پر مشتمل ہوتا ہے۔ مگر اس علاج میں احتیاط اور تدریجی حالت کا خیال کیا جاتا ہے۔ بعض کو گوشت ترک کرنے سے نفع ہوتا ہے۔ جو لوگ مذہبا ترک گوشت کرتے ہیں۔ وہ کہہ سکتے ہیں۔ کہ انہیں کیا معلوم ہوتا ہے۔ بعض عالمان صحت کا خیال ہے۔ کہ پھلوں اور ترکاریوں پر گذر کرنا فاقہ نہیں ہے۔ ایک پرہیزی طریقہ علاج ہے"

(مشرق ۸ر اپریل بحوالہ اسٹیٹسمین)

آریہ سماجی سناتن دھرمی ہو رہے ہیں

اس وقت سناتن دھرمی خیالات نے کئی آریہ سماجیوں کو سناتن دھرمی بنا دیا ہے۔ اور پرچارک کی جو ڈاک آتی ہے۔ اس سے پتہ لگتا ہے۔ کہ جو لوگ نیم آریہ سماجی تھے۔ وہ تو سناتن دھرمی بن ہی گئے۔ بلکہ کئی ایک طالب علم جو گمراہ ہو چکے تھے۔ انہیں بھی سناتن دھرمی جھنڈے تلے آنا پڑا۔ کئی وکیل مصنف ایڈیٹر جو سناتن دھرمی سدھانتوں پر مضحکہ اڑایا کرتے تھے۔ پرچارک کے مطالعہ اور سناتن دھرمی کتابوں کو پڑھنے پر سناتن دھرمی سدھانتوں کے آگے سر جھکانے لگے۔ کئی اصحاب بڑے پریم سے لکھتے ہیں۔ کہ ہم نے بوجہ ناواقفیت پیارے سناتن دھرم کو غلط سمجھا تھا۔ لیکن اب چند ٹریکٹوں کے پڑھنے سے پتہ لگ گیا کہ قدرت کا آئینہ سناتن دھرم ہی ہے۔ اس ضمن میں چند آریہ سماجی بھی اس امر کو سمجھنے لگ گئے ہیں۔ کہ نیوگ ٹھیک نہیں ہے۔ سوامی دیانند جی نے دیگر مذاہب کے بزرگوں کی دل آزاری کی ہے۔ ورن بیوستھا میں لڑکے لڑکیوں کا تبادلہ قابل عمل کے نہیں ہے۔ نیوگ کا مضمون مسلمانوں عیسائیوں اور دیگر مذاہب میں ہماری بدنامی کراتا ہے۔ ضرورت ہے۔ کہ ستیارتھ پرکاش سے ان سملوں کو نکالا جاوے۔ نیز اب پنجاب کے آریہ سماجی جگت میں بہت کمزوری ہے۔ سناتن دھرمی جماعت بہت کچھ جوش میں ہے۔ آریہ سماجیوں میں لڑائی جھگڑے کی جو سپرٹ ہے اس میں بھی کچھ کمی آ رہی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ اب سناتن دھرمی بھی اپنے حقوق کے لئے میدان میں ڈٹ جاتے ہیں۔ اور آریہ سماجیوں کو بڑی بھاری دقت نظر آتی ہے۔ سناتن دھرم مہابیروں یووک سبھاؤں نے سناتن دھرمی بھائیوں میں اپنے حقوق کی حفاظت کی ایک زبردست روح پھونک دی ہے۔ چند آریہ سماجی اوپدیشک سناتن دھرم کے پرچارک بن سکتے ہیں۔ اگر انہیں پرتی ندھی سبھا اپنے پاس رکھ لیوے۔ مگر ایسے ٹکر پنتھیوں کی سناتن دھرمی جگت کو ضرورت نہیں۔ (سناتن دھرم پرچارک)

دھوبی کا کتا اور آریہ سماج

ہماری سپرٹ بھجوتہ کی سپرٹ ہو رہی ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ "دھوبی کا کتا نہ گھر کا نہ گھاٹ کا" ویدوں کا سوادھیائے تو درکنار ہم میں سے بہت سے بھائیوں نے وید دیکھے بھی نہ ہونگے۔ ہمارا بیرونی چہرہ

فہرست نومبائعین

بقیہ ماہ جنوری ۱۹۲۶ء

۲۸۴ - محمد علی صاحب - ضلع سرگودھا
۲۸۵ - اللہ دین صاحب " "
۲۸۶ - محمد دین صاحب " "
۲۸۷ - محمد غنی صاحب " "
۲۸۸ - بشیر احمد صاحب " "
۲۸۹ - امام بخش صاحب ضلع جھنگ
۲۹۰ - میاں نظو صاحب لاہور
۲۹۱ - ماہی صاحب ضلع شیخوپورہ
۲۹۲ - اہلیہ بہاول صاحب " "
۲۹۳ - مرزا ضمیر علی صاحب - امرتسر
۲۹۴ - وزیر خان صاحب - ساندھن - ضلع آگرہ
۲۹۵ - علی احمد صاحب " " "
۲۹۶ - اہلیہ مولوی سید عبد المبین صاحب مونگھیر
۲۹۷ - منشی بنی حسین صاحب بنگال
۲۹۸ - علیم النساء صاحبہ "
۲۹۹ - حبیب النساء صاحبہ "
۳۰۰ - حکیم النساء صاحبہ "
۳۰۱ - محی الدین خان صاحب گلبرگہ
۳۰۲ - گل محمد نون صاحب ضلع شاہ پور
۳۰۳ - عبد الحفیظ صاحب " گوجرانوالہ
۳۰۴ - مستری پیر اللہ دتا صاحب " گوجرات
۳۰۵ - زوجہ سلطان خان صاحب " "
۳۰۶ - اہلیہ سید محمد صاحب " "
۳۰۷ - بنت " " "
۳۰۸ - بنت " " "
۳۰۹ - موحن صاحبہ کوہلیو
۳۱۰ - سید فیض الحسن صاحب لودھیانہ
۳۱۱ - فقیر محمد صاحب ضلع ہزارہ
۳۱۲ - غلام حیدر صاحب " جہلم
۳۱۳ - اسینہ بی بی مالابار
۳۱۴ - مجیب الدین صاحب - سکندر آباد
۳۱۵ - محمد عبد اللطیف صاحب "
۳۱۶ - علی محمد صاحب فیروز پور
۳۱۷ - حکیم محمد بخش صاحب - امرتسر
۳۱۸ - حیات محمد خان صاحب - چھاؤنی راولپنڈی
۳۱۹ - اہلیہ ڈاکٹر محمد بشیر صاحب - امرتسر
۳۲۰ - کے رفیق الدین صاحب - بنگال
۳۲۱ - سید شاہ جمال صاحب " لائل پور
۳۲۲ - سلطان احمد صاحب - ضلع امرتسر
۳۲۳ - محمد حسین صاحب - " سیالکوٹ
۳۲۴ - مہر الدین صاحب " امرتسر
۳۲۵ - بوٹا صاحب - " لائل پور
۳۲۶ - عمر الدین صاحب " سیالکوٹ
۳۲۷ - بانع الدین صاحب " "
۳۲۸ - شکر دین صاحب " "
۳۲۹ - عبد اللہ صاحب " "
۳۳۰ - حسین بخش صاحب " "
۳۳۱ - اللہ دتا صاحب " گورداسپور
۳۳۲ - اللہ دتا صاحب جھنگ
۳۳۳ - محمد سردار صاحب - ضلع شیخوپورہ
۳۳۴ - حسین شاہ صاحب " فیروز پور
۳۳۵ - چودہری دین محمد صاحب " لائل پور
۳۳۶ - عنایت اللہ صاحب " گوجرانوالہ
۳۳۷ - چودہری عبد الغنی صاحب " امرتسر
۳۳۸ - احمد ولی محمد صاحب بلگام
۳۳۹ - شمس الدین حفیظ صاحب بنگال
۳۴۰ - قمر النساء صاحبہ "
۳۴۱ - مولوی قمر الاسلام صاحب - ضلع علی گڑھ
۳۴۲ - مولوی عبد الغفور صاحب " "
۳۴۳ - مجید النساء صاحبہ بنگال
۳۴۴ - ملک جان بی بی صاحبہ "
۳۴۵ - بنت غلام رسول صاحب - ضلع منٹگمری

فروری ۱۹۲۶ء

۳۴۶ - اہلیہ صاحبہ چودہری فیض احمد صاحب ضلع سیالکوٹ
۳۴۷ - برکت بی بی صاحبہ - ضلع کانگڑہ
۳۴۸ - غلام الدین صاحب " "
۳۴۹ - حسن الدین صاحب " "
۳۵۰ - فیروز الدین صاحب " "
۳۵۱ - عزیزہ بیگم صاحبہ " "
۳۵۲ - فرزند " " "
۳۵۳ - بنت " " "
۳۵۴ - ابراہیم صاحب " سیالکوٹ
۳۵۵ - عبد المجید صاحب سکندر آباد
۳۵۶ - امام الدین خان صاحب - پشاور
۳۵۷ - عبد الکریم صاحب - قادیان
۳۵۸ - غلام مجیب صاحب - بھاگل پور
۳۵۹ - مسماۃ عالم خاتون " "
۳۶۰ - مرزا علی بیگ خوشاب
۳۶۱ - والدہ حیدر شاہ صاحب - میانوالی
۳۶۲ - ہمشیرہ حیدر شاہ صاحب " "
۳۶۳ - اہلیہ برکت علی صاحب - لاہور
۳۶۴ - فرید صاحب - کپورتھلہ
۳۶۵ - بالو صاحبہ " "
۳۶۶ - گوسیاں صاحبہ " "
۳۶۷ - سایرہ صاحبہ " "
۳۶۸ - جھنڈا صاحب " "
۳۶۹ - نتھا صاحب " "
۳۷۰ - ملا صاحب " "
۳۷۱ - قتلا صاحب " "
۳۷۲ - محمد خان بی بی - ضلع ہوشیار پور
۳۷۳ - سید یٰسین شاہ صاحب " شاہ پور
۳۷۴ - محمد اسحٰق صاحب بٹ - سیالکوٹ
۳۷۵ - سید بیگم صاحبہ فیروز پور
۳۷۶ - چودہری کریم بخش صاحب ضلع ملتان
۳۷۷ - ابراہیم صاحب ضلع ہوشیار پور
۳۷۸ - لال خان صاحب " گوجرات
۳۷۹ - شیر محمد صاحب " شیخوپورہ
۳۸۰ - شیخ انتظام الدین صاحب دہلی
۳۸۱ - احمد الدین صاحب - ضلع گورداسپور
۳۸۲ - کلثوم صاحبہ بالیسر
۳۸۳ - سلیمن بی بی " "
۳۸۴ - حبیب بی بی - حیدر آباد دکن
۳۸۵ - اللہ دتا صاحب ضلع گوجرات
۳۸۶ - سید مبارک شاہ صاحب ضلع ہزارہ
۳۸۷ - عبد الرحمٰن صاحب پشاور
۳۸۸ - حبیب الرحمٰن صاحب جھنگ
۳۸۹ - میاں ظہور صاحب - عراق
۳۹۰ - اہلیہ چودہری غلام سرور صاحب ضلع ملتان
۳۹۱ - علی محمد صاحب " "
۳۹۲ - چودہری اسمٰعیل صاحب " "
۳۹۳ - نور احمد صاحب " "
۳۹۴ - محمد خان صاحب ضلع سرگودھا
۳۹۵ - ثناء اللہ خان صاحب - لاہور
۳۹۶ - چودہری مولا بخش صاحب ضلع سیالکوٹ
۳۹۷ - چودہری الہ بخش صاحب " "
۳۹۸ - چودہری اللہ دتا صاحب " "
۳۹۹ - چودہری عطاء اللہ صاحب " "
۴۰۰ - چودہری محمد حسین صاحب " "
۴۰۱ - چودہری محمد صادق صاحب " "

ماہ مارچ ۱۹۲۶ء

۴۰۲ - اہلیہ بابو عمر الدین صاحب ضلع پشاور
۴۰۳ - بنت غلام رسول صاحب گناتی کشمیر
۴۰۴ - نادر علی صاحب - ضلع گوجرات
۴۰۵ - نکھے خان صاحب " سرگودھا
۴۰۶ - خدا بخش صاحب " سیالکوٹ
۴۰۷ - عالم بی بی " گوجرانوالہ
۴۰۸ - حاکم دین صاحب " گوجرات
۴۰۹ - مجید بی بی " گجرانوالہ
۴۱۰ - والدہ صاحبہ محمد طیب " گورداسپور
۴۱۱ - والدہ محمد قاسم صاحب " "
۴۱۲ - ہمشیرہ " " " "
۴۱۳ - نیاز حسین صاحب - ہانگ کانگ
۴۱۴ - اہلیہ عبد المجید صاحب - سکندر آباد
۴۱۵ - خدا بخش صاحب - ضلع جہلم
۴۱۶ - اہلیہ عمرا صاحب " گورداسپور
۴۱۷ - غلام علی صاحب " جالندھر
۴۱۸ - عطا محمد صاحب - لاہور
۴۱۹ - حیات محمد صاحب - ضلع سرگودھا
۴۲۰ - مستری غلام نبی صاحب " گوجرانوالہ
۴۲۱ - بنت سید محمد علی شاہ صاحب ضلع جہلم
۴۲۲ - حاجی احمد صاحب " سرگودھا
۴۲۳ - گلزار علی شاہ صاحب ضلع امرتسر
۴۲۴ - غلام احمد صاحب - انبالہ
۴۲۵ - ملک فضل الٰہی صاحب - سرحد
۴۲۶ - محمد حیات صاحب " "
۴۲۷ - حسین بخش صاحب ضلع سیالکوٹ
۴۲۸ - علی احمد صاحب " "
۴۲۹ - محمد دین صاحب " "
۴۳۰ - اہلیہ " " " "

(باقی آئندہ)

514

دواخانہ رحمانی کی تین دوائیں

(رجسٹری شدہ)

محافظ اٹھرا گولیاں

(رجسٹرڈ شدہ)

جن کے بچے چھوٹے ہی فوت ہو جاتے ہیں۔ یا مردہ پیدا ہوتے ہیں یا وقت سے پہلے حمل گر جاتا ہو۔ اسکو عوام اٹھرا کہتے ہیں۔ اور طب میں اسقاط حمل کہتے ہیں۔ اس مرض کیلئے مولانا مولوی حکیم نورالدین صاحب شاہی حکیم کی مجرب حب اٹھرا اکسیر کا حکم رکھتی ہیں۔ یہ گولیاں آپکی مجرب و مقبول و مشہور ہیں۔ بیدان گھروں کا چراغ ہیں جو اٹھرا کے رنج وغم میں مبتلا ہیں وہ خالی گھر آج خدا کے فضل سے بچوں سے بھرے ہوئے ہیں۔ ان لاثانی گولیوں کے استعمال سے بچہ ذہین خوبصورت اٹھرا کے اثرات سے بچا ہوا پیدا ہو کر والدین کیلئے آنکھوں کی ٹھنڈک اور دل کی راحت ہوتا ہے۔ قیمت فی تولہ ایک روپیہ چار آنہ (عہ) شروع حمل سے اخیر رضاعت تک قریباً ۸ تولہ خرچ ہوتی ہیں۔ جو ایک دفعہ منگوانے پر فی تولہ ایک روپیہ لیا جائے گا۔

حب رحمانی

(رجسٹرڈ شدہ)

یہ گولیاں پٹھوں کو قوت دیتی ہیں۔ عام بدن کی کمزوری کو دور کرتی ہیں۔ جوڑوں کا درد۔ درد کمر۔ تمام بدن کا درد ان کے استعمال سے دور ہوتا ہے۔ خون پیدا کرتے ہوئے آدمی کو چست وتوانا بنا کر رنگ سرخ کرتی ہیں۔ دماغ کا خاص علاج ہیں۔ قیمت ۲۵ گولی عہ

سرمہ نور افزاء

(رجسٹرڈ شدہ)

یہ سرمہ کمزوری نظر۔ دھند۔ غبار۔ جالا۔ پھولا۔ ککرے۔ خارش چشم۔ آنکھوں سے پانی آنا اور رطوبت کا نکلنا۔ پرانی سرخی۔ شروع موتیابند۔ نظر کا دن بدن کمزور ہونا۔ ان بیماریوں کیلئے یہ سرمہ نہایت مفید ہے۔ تندرستی میں اسکا استعمال نظر کو بڑھاتا ہے۔ اور کمزوری سے محفوظ رکھتا ہے۔ تجربہ شرط ہے آزمالیں۔ قیمت فی تولہ عہ

المشتہر

عبدالرحمن کاغانی دواخانہ رحمانی قادیان پنجاب

اشتہار اجلاسی جناب سردار صاحب سردار امر سنگھ بہادر اسسٹنٹ کلکٹر درجہ اول ضلع لودھیانہ

کشن سنگھ وغیرہ سکنائے ہتووال۔ تحصیل جگراؤں

بنام

نبھو ولد کالا سنگھ ذات جٹ سکنہ ہتووال مزارع موروثی

دعوے اضافہ لگان

مقدمہ مندرجہ صدر میں نبھو مدعا علیہ دیدہ دانستہ حاضری عدالت سے پہلو تہی کر رہا ہے۔ لہذا بذریعہ اشتہار ہذا مشتہر کیا جاتا ہے۔ کہ اگر نبھو مدعا علیہ ۲۲ مئی ۲۶ء کو اصالتاً یا مختاراً حاضر عدالت ہو کر پیروی مقدمہ نہ کریگا۔ تو اس کے خلاف یکطرفہ کارروائی عمل میں لائی جاوے گی۔ اور پھر کوئی عذر قابل سماعت نہ ہوگا۔

آج ہمارے حکم اور مہر عدالت ہذا سے یہ اشتہار جاری کیا گیا ہے۔ ۱۲ اپریل ۲۶ء مہر عدالت دستخط حاکم

احباب خط وکتابت کے وقت نمبر خریداری ضرور دیا کریں اور توسیع اشاعت کی طرف خصوصیت سے متوجہ ہوں۔ (مینیجر الفضل)

ہندوستان کی خبریں

—— الہ آباد ۔ ۱۳ راپریل ۔ اچھوت کانفرنس الہ آباد کے صدر نے جو کہ ابھی ابھی الہ آباد میں ہوئی ہے ۔ اپنے خطبہ صدارت میں کہا ۔ ہم گورنمنٹ کے نہایت ہی مشکور رہیں ۔ کہ اس نے ہماری سیاسی اہمیت کو تسلیم کرلیا ہے ۔ اور ہمیں وہ حق عطا کئے ہیں ۔ جو کہ ہندوؤں نے مدت مدید سے غصب کر رکھے تھے ۔ کونسلوں اور لوکل باڈیوں میں اپنے نمائندگان کی سردمہری کی شکایت کرتے ہوئے صدر نے کہا ۔ کہ اسمبلی میں جو ہندو ہمارے نام نہاد نمائندے ہیں ۔ وہ ہمارے مفاد کے محافظ ہونا تو رہا کجا وہی اشخاص ہیں ۔ جن کے مظالم کو ہم برداشت نہیں کرسکتے ہیں ہم ہندوؤں ۔ مسلمانوں ۔ عیسائیوں وغیرہ سے ہر ایک امر میں بالکل علیحدگی کے خواہاں ہیں ۔ کیونکہ اسی میں ہماری نجات ہے

—— انبالہ ۱۴ راپریل ۔ ہنگامہ پانی پت کے مقدمات کی اپیل میں لفٹنٹ کرنل نالسین نے فیصلہ سنادیا ۔ پانی پت کے چار مہاجنوں کی اپیل منظور کرلی گئی ۔ جنہیں چھ چھ ماہ کی سزا ہوئی تھی ۔ سات دیہاتیوں کی اپیل میں سے چھ کی اپیل منظور کرلی گئی ۔ جنہیں محض تنبیہہ کی گئی تھی ۔ انیس دیہاتیوں کی اپیل خارج کردی گئی +

—— بمبئی ۱۶ راپریل ۔ بمبئی اور کراچی کے اخبارات میں ریاست خیرپور کے معاملات کے متعلق خطرات سے بھری ہوئی اطلاعات شائع ہو رہی ہیں ۔ تحقیقات کرنے پر اس امر کی تصدیق ہوگئی ہے ۔ کہ ریاست کی مالی حالت کچھ عرصہ سے بہت ناقابل تشفی ہو رہی ہے +

—— احمد آباد ۔ ۱۲ راپریل ۔ گجرات ودیاپیٹھ یعنی اس نیشنل یونیورسٹی کے دو پروفیسروں نے استعفے دیدیئے ہیں ۔ جسے گاندھی جی نے عدم تعاون کے زمانہ میں قائم کیا تھا ۔ خیال کیا جاتا ہے ۔ کہ اور بھی متعدد پروفیسر استعفے دینگے ۔ استعفے دینے کی وجہ یہ بیان کی جاتی ہے ۔ کہ انہیں گاندھی جی کے عدم تعاون کے اصول پر یقین نہیں رہا ۔ معلوم ہوا ہے ۔ کہ ایک تحقیقاتی کمیشن بھی مقرر ہوا ہے ۔ جو پیٹھ کے لئے نئی اسکیم تیار کر رہا ہے +

—— معاملات کوہاٹ کے سلسلہ میں لالہ خوشحال چند ایڈیٹر "ملاپ" کے خلاف صوبہ سرحد کے ایک افسر کی طرف سے جو مقدمہ ہتک عزت چل رہا تھا ۔ لالہ خوشحال چند کے معافی مانگ لینے پر وہ واپس لے لیا گیا ہے ۔ لالہ خوشحال چند خود سند اپنے اخبار میں تین بار معافی نامہ شائع کرینگے +

—— لکھنؤ ۱۶ راپریل ۔ کاکوری ڈکیتی کے مقدمہ میں سید عین الدین اسپیشل مجسٹریٹ نے ۲۱ اشخاص کو سشن سپرد کردیا ہے +

—— دہلی ۱۶ راپریل ۔ مسٹر ای ۔ آر ۔ ایبٹ چیف کمشنر صوبہ دہلی اپنی ملازمت سے سبکدوش ہوکر آج انگلستان جانے کے لئے بمبئی روانہ ہوگئے ہیں مسٹر سٹو سابق کمشنر بندوبست ریاست کشمیر و کمشنر راولپنڈی ڈویژن نے چیف کمشنری کا چارج سنبھال لیا ہے +

—— چونکہ جہاز ران کمپنیوں کا جتھا جو حاجیوں کی آمد و رفت کا اہتمام کرتا تھا ٹوٹ گیا ہے ۔ اس لئے اب یہ کمپنیاں جہاز کا کرایہ آمد و رفت ایک سو بیس روپیہ وصول کرنے لگی ہیں ۔ خیال کیا جاتا ہے ۔ کہ مقابلہ کے باعث کرایوں میں اور بھی تخفیف ہوگی +

ممالک غیر کی خبریں

—— لنڈن ۔ ۱۴ راپریل ۔ ومبلڈن کی مسجد (احمدیہ) میں عید کی نماز ادا کی گئی ۔ کثیر تعداد میں لوگ شریک ہوئے ۔ اور امام نے عید کی خاصیت پر خطبہ دیا ۔ نماز کے بعد ایک پرتکلف دعوت دی گئی ۔ جس میں عرب ، چین اور میکسیکو کے مسلمان شریک تھے ۔ یہ مسجد زیر تعمیر ہے ۔ اور انشاء اللہ جون تک مکمل ہو جائیگی +

—— لنڈن ۱۳ راپریل ۔ ٹائمز کا نامہ نگار متعینہ روما رقمطراز ہے ۔ کہ "جرنل ڈی اٹالیہ" نے مسولینی کے طرابلس جانے کی یہ وجہ بیان کی ہے ۔ جریدہ مذکور لکھتا ہے ۔ کہ اس سفر سے دنیائے اسلام اور دنیائے عیسائیت میں اتحاد کی نمائش مقصود ہے ۔ فرانس اور برطانیہ اس وقت اسلام سے برسر پرخاش ہیں ۔ اس لئے اطالیہ کے لئے یہ ظاہر کرنا ضروری ہے ۔ کہ وہ اس جنگ میں بالکل علیحدہ ہے ۔ مزید برآں وہ اعلان کرتا ہے ۔ کہ اطالیہ کے لئے لازمی ہے ۔ کہ مسلمانوں کا اعتماد حاصل کرے ۔ اور باہمی اعانت کی حکمت عملی کو ترقی دے +

—— لنڈن ۱۴ راپریل ۔ ٹائمز کا نامہ نگار متعینہ ایتھنز رقمطراز ہے ۔ کہ صدر ایوان جرنل پنگولاس نے کہا ۔ چونکہ وہ یہ نہیں چاہتا ۔ کہ اپنے فرائض صدارت کا افتتاح فرمان قتل کے اجرا سے کرے ۔ اس لئے وہ حکم دیتا ہے کہ باغیان سالونیکا کو جو سزا دی گئی ہے ۔ اس کا اجرا ملتوی کردیا جائے اس کے ساتھ ہی اس نے یہ اعلان کیا ۔ کہ اگر ارباب سازش اپنی حرکتوں سے باز نہ آئے ۔ تو ان کو ایسی سخت سزا دی جائیگی جو آئندہ نسلوں کے لئے باعث عبرت ہوگی +

—— لنڈن ۱۴ راپریل ۔ دار العوام میں بریگیڈیر جرنل سی ۔ آر ۔ انگھم بروک کے سوال کے جواب میں نائب وزیر خارجہ نے بتایا ۔ کہ حکومت عدن کے محکموں نیز وہاں کی آئندہ حکومت کے مسئلہ پر غور کیا جا رہا ہے +

—— لنڈن ۱۴ راپریل ۔ ریفی محمد عبدالکریم نے فرانسیسی اور ہسپانوی شرائط صلح کی گفت وشنید کی بنیاد کے طور پر قبول کرلی ہیں ۔ فرانس اور ہسپانیہ نے پختہ وعدہ کرلیا ہے کہ یہ گفت وشنید بہت جلد ختم کی جائے گی ۔ کیونکہ اگر اس کے بعد جارحانہ کارروائیوں کی ضرورت پڑے ۔ تو وہ فوراً شروع کی جاسکیں ۔ اس علاقہ میں صرف آئندہ دو ماہ تک لڑائی ہوسکتی ہے +

—— لنڈن ۔ ۱۵ راپریل ۔ جج سر مگس نے چارلس انگل غلنٹ کو اپنی چودہ سالہ لڑکی کی سنتر کا فوٹو لینے کے الزام میں ۹ ماہ قید کی سزا دیتے ہوئے لکھا ہے ۔ کہ جنگلی درندوں اور وحشی حیوانوں میں سے بھی جو وحشی ترین ہوتے ہیں ۔ وہ اس وقت تک اپنے بچوں کی حفاظت کرتے ہیں ۔ جب تک کہ وہ اپنی حفاظت کے قابل نہیں ہو جاتے ہیں ۔ مگر تم نے تو اپنی دختر کے ساتھ اس کے ستر مخصوصہ کا فوٹو لے کر نابکارانہ اور وحشیانہ ترین ظلم کیا ہے ۔ تمہارے جرم کے لئے کوئی سزا مکتفی نہیں ہوسکتی +

—— بغداد ۔ ۱۵ راپریل ۔ آج رات کو دریائے دجلہ میں جو شکست و ریخت ہوگئی تھی ۔ اس کی مرمت کردی گئی ۔ اور اب بغداد کو کوئی خطرہ نہیں رہا ۔ ۱۰۰ لاکھ پونڈ کا مال خراب ہوگیا ہے ۔ لیکن مال بیمہ شدہ تھا +

—— لنڈن ۱۵ راپریل ۔ آج صبح کو دار العوام میں ایک غیر معمولی صورت حال پیدا ہوگئی ۔ ساری رات کے مباحثہ کے بعد جس وقت کفایت شعاری والے مسودہ قانون پر شورہ ہو رہا تھا ۔ تو لیبر پارٹی کے تیرہ ارکان کو جن میں مسٹر لینزبری اور مسٹر ڈھیٹلے بھی شامل ہیں ۔ ایک جدید طریقہ پر مخالفت کرنے کی بنا پر جلسہ سے نکال دیا گیا +

—— قاہرہ ۱۶ راپریل ۔ زاغلول پاشا نے قوم کے نام ایک طویل مینی فسٹو شائع کیا ہے ۔ جس میں موجودہ وزارت کی شکایت کی ہے ۔ اور جماعت اتحاد پر بھی نکتہ چینی کی ہے ۔ لکھا ہے ۔ کہ یہ لوگ قوم کے حقوق اجنبیوں کو دے رہے ہیں ۔ قوم کی عزت و ناموس کی حفاظت کا ان کو خیال نہیں ہے ۔ اور ان لوگوں نے حکومت کے تمام شعبہ جات کا ستیاناس کردیا ہے مینی فسٹو میں مطالبہ کیا گیا ہے ۔ کہ لوگ مخلوط وزارت کے لئے ووٹ دیں +

—— رگبی ۔ ۱۲ راپریل (سرکاری لاسلکی پیام) بیروزگاری کی ہفتہ وار رپورٹ سے معلوم ہوتا ہے ۔ کہ کئی ہفتوں کے بعد بیروزگاری [illegible]

(عبدالرحمن کشمیری قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپ کر مالکان کے لئے قادیان سے شائع کیا)